بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

جلد ۱۹ — شمارہ ۴۲

The Weekly Badr Qadian

ایڈیٹر
محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر
خورشید احمد انور

Regd. No. P. 67

بخلام کروقت تو نزدیک رسید
وپائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالک غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ نئے پیسے

۱۳ر شعبان ۱۳۹۰ ھ — ۱۵ر اخاء ۱۳۴۹ ہش — ۱۵ر اکتوبر ۱۹۷۰ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۳ر اخاء (اکتوبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۸ر اخاء کی موصولہ اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضور کی حرم محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ۔

قادیان ۱۳ر اخاء۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ آل انڈیا احمدیہ مسلم کانفرنس چینتہ کنٹہ میں شمولیت کی غرض سے تشریف لے گئے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ سفر وحضر میں آپ کا ہر طرح حافظ وناصر رہے آمین۔

محترم صاحبزادہ صاحب کے اہل وعیال بفضلہ تعالےٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

تنزانیہ (مشرقی افریقہ) کے شہر موروگورو میں عظیم الشان احمدیہ مسجد کی تعمیر

مسجد کے افتتاح کی پُروقار تقریب، پُرسوز دعائیں اور معززین کا اجتماع

از مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی۔ مبلغ تنزانیہ (مشرقی افریقہ)

تنزانیہ کے سرسبز وشاداب ملک کا رقبہ پاکستان کے برابر ہے۔ لیکن آبادی صرف ایک کروڑ بیس لاکھ کے قریب ہے۔ یہ مسلم اکثریت کا ملک ہے۔ ۹ر دسمبر ۱۹۶۱ء کو اس ملک کو انگریزی اقتدار سے آزادی حاصل ہوئی تھی۔ حکومت نے اگرچہ قانوناً مذہبی آزادی دے رکھی تھی۔ لیکن عملاً سکولوں کی اجارہ داری عیسائی مشنوں ہی کے پاس تھی۔ جس کے باعث حصولِ تعلیم کے لئے بے قرار مسلمان نوجوان بھی ہزاروں کی تعداد میں عیسائی ہو گئے تھے۔ بڑی کلاسوں میں پادری صاحبان طلبہ کو داخلہ ہی اس شرط پر دیتے تھے کہ پہلے بپتسمہ لو۔ آزادی ملتے ہی ان نوجوانوں کی بڑی اکثریت جو محض دنیوی لالچ یا حصولِ تعلیم کے لئے دامِ تثلیث میں گرفتار ہو گئے تھے۔ دینِ عیسوی سے نفرت کرنے لگی ہے۔ اب انہیں انشاء اللہ العزیز جلد احمدیت کے ذریعہ اسلام کی شعاعوں سے منور کیا جائے گا۔ حکومت تمام سکولوں کو اپنے قبضہ میں لیتی جا رہی ہے جس کے نتیجہ میں غیر عیسائیوں کو مذہبی تعصب کے باعث اعلیٰ تعلیم سے محروم نہ رکھا جا سکے گا۔ اس طرح عوام پر سے عیسائی جال کی گرفت ڈھیلی ہونے لگی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے ایسے حالات پیدا ہو رہے ہیں کہ جلد اس ملک کی سعید روحیں بھی خدا تعالیٰ کی توحید کا نعرہ بلند کریں گی۔ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی پر فخر کرنے لگیں گی انشاء اللہ العزیز۔

موروگورو ریجن (کمشنری)

تنزانیہ کے سترہ ریجن ہیں۔ جن میں سے پندرہ میں خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہماری باقاعدہ جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ موروگورو شہر اسی نام کے ریجن کا صدر مقام ہے۔ آبادی قریباً ۲۵ - ۳۰ ہزار ہے۔ اور ملک کے دارالحکومت دارالسلام سے ۱۲۳ میل جانب مغرب بڑی خوبصورت اور سرسبز پہاڑیوں کے ULUGURU MOUNTAINS دامن میں واقع ہے۔ جس میں سے کئی ایک ندیاں سارا سال پہاڑوں کی چوٹیوں سے پانی حاصل کر کے گزرتی اور ملک کو سیراب کرتی ہوئی سمندر میں جا ملتی ہیں۔

اِس ریجن میں بھی تنزانیہ کے اکثر علاقوں کی طرح عیسائی مشنوں کا جال پھیلا ہوا ہے۔ شہر موروگورو کی ہر باہر جانے والی سڑک پر بڑے بڑے گرجاگھر بنے ہوئے ہیں۔ مساجد بھی ہیں۔ لیکن نہایت خستہ حالت میں۔ جن میں نمازی عموماً بوڑھے اور ان پڑھ لوگ ہوتے ہیں۔

ہماری جماعت کے کئی دوست بسلسلۂ ملازمت گزشتہ بیس پچیس سالوں میں یہاں عارضی طور پر تعینات ہوتے رہے ہیں۔ لیکن مکرم ڈاکٹر طفیل احمد صاحب ڈار گزشتہ پندرہ برس سے یہاں مقیم رہے ہیں۔ مبلغینِ سلسلہ عالیہ احمدیہ بھی اپنے تبلیغی دوروں کے دوران یہاں آتے جاتے رہے ہیں۔ لیکن سب سے پہلے مبلغِ سلسلہ جو یہاں باقاعدہ تعینات کئے گئے وہ مقامی دوست مکرم شیخ صالح مبارک صاحب ہیں جو ۱۹۶۳ء میں بطور مبلغ مقرر کئے گئے تھے۔ ۱۹۶۴ء میں جب عاجز تبلیغی دورہ پر ارنگا جاتا ہوا یہاں ٹھہرا تو برادرم مکرم شیخ صالح مبارک صاحب مجھے ایک زیرِ تبلیغ دوست مکرم یحییٰ عبداللہ صاحب کے پاس لے گئے۔ تبلیغ تو انہیں پہلے ہی کماحقہٗ کی جا چکی تھی۔ حصولِ برکت کے لئے اس عاجز نے بھی حضرت مسیح موعود

(باقی دیکھیں ص۸ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

تاریخ ہائے انعقاد ۱۸-۱۹-۲۰ فتح ۱۳۴۹ ہش مطابق ۱۸-۱۹-۲۰ر دسمبر ۱۹۷۰ء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری اور اجازت سے ۷۹ ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کی تاریخیں ۱۸-۱۹-۲۰ فتح ۱۳۴۹ ہش مطابق ۱۸-۱۹-۲۰ر دسمبر ۱۹۷۰ء رکھی گئی ہیں۔

جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان ومبلغین کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کے سب دوستوں کو جلسہ سالانہ کی تاریخوں سے مطلع فرماویں تاکہ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہو کر اس مقدس اور روحانی اجتماع کی برکات سے مستفید ہو سکیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے زیادہ سے زیادہ احباب کو اس کی توفیق بخشے آمین۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۵ اخاء ۱۳۴۹ ہش

احمدیّت

"سب کی خیر خواہی اور محبّت کا پیغام"

"احمدیت" ایک مسلّمہ حقیقت بن کر ساری دُنیا میں جگمگانے لگی ہے۔ بعض لوگ جو قریب سے احمدیت کا مطالعہ نہیں رکھتے جماعت احمدیہ کے بارے میں طرح طرح کی غلط فہمیوں میں مبتلا رہتے ہیں۔ علم کے وسیع پھیلاؤ کے موجودہ زمانہ میں یہ کوئی اچھی بات نہیں۔ معلومات میں اضافہ، نئی سے نئی دریافتوں کے سلسلہ میں دُنیا چاند ستاروں میں پہنچ رہی ہے۔ پھر کیا یہ تعجب کی بات نہ ہوگی کہ وہ آواز جو آپ ہی کے اپنے ملک سے بلند ہوئی دور دراز ممالک میں خاص مقبولیت حاصل کر چکی، ایک بڑی تعداد اس کی حلقہ بگوش ہو گئی، آپ محض دُور بیٹھے بعض قسم کی غلط فہمیوں کا شکار بن کر رہ جائیں۔

یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کا کسی بھی مسلم فرقہ کے پاس جواب نہیں کہ دینِ اسلام کی اشاعت اور تبلیغ کا ٹھوس اور عظیم الشان کام اس جماعت کے حُسنِ کردار کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ پھر ہر احمدی کا رہن سہن ایک مثالی حیثیت رکھتا ہے۔ احمدی جہاں کہیں بود و باش رکھتے ہیں صلح و محبت کے ساتھ رہتے ہیں۔ اپنے ہموطنوں کے ساتھ مہر و محبت کا برتاؤ، اُلفت اور باہمی بھائی چارہ اُن کا طرۂ امتیاز ہے۔ قادیان کی مقدس بستی میں ایک ہزار کی تعداد احمدیوں کی ہے۔ جبکہ اس سے چودہ گُنا دوسری اقوام بستی ہیں۔ لیکن جو گہرے روابط اور برادرانہ تعلقات دیگر اقوام کے ساتھ احمدیوں کو حاصل ہیں۔ اس پر نہ صرف یہ کہ احمدی فخر کرتے ہیں بلکہ یہاں کی اکثریت اسی امر کو ہندوستان میں سیکولرزم کے واضح ثبوت کے طور پر پیش کرتی ہے۔

اس کی اصل وجہ احمدیت کا وہ اوّل الاصول اور بنیادی نظریہ ہے جو خدائے واحد کی ذات پر زندہ اور پختہ ایمان اور اُس کے منور چہرہ کو پیش کرنا اور اسی کے ساتھ ہر شخص کے ذاتی تعلق کو مضبوط کرنا احمدیت کا منتہائے مقصود ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے اپنی بعثت کی اوّل غرض اسی کو قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور کیا ہے یہ ہے کہ خدا میں اور اُس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی اس کو دُور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کر دوں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہو گئی ہیں ان کو ظاہر کر دوں اور روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھاؤں۔ اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ اور دُعا کے ذریعہ نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے نہ محض قال کے ذریعہ سے ان کی کیفیت بیان کروں"

(لیکچر لاہور)

مقدس بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:۔

الخلق عیال اللہ فاحب الخلق من احسن الیٰ عیالہ

تمام مخلوق خدا کا کنبہ ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کو بھی اپنی مخلوق میں سے سب سے زیادہ پیارا وہی ہے جو اُس کے کنبہ والوں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ حسنِ سلوک کا برتاؤ کرتا ہے۔

مادیت کے غلبہ کے اس زمانہ میں سچی روحانیت اور حقیقی خدا کی طرف دعوت دینا نوعِ انسان کی سچی خیر خواہی اور اس سے محبت کا تقاضا ہے۔ خدائے واحد کے کنارِ عاطفت کی طرف مخلوقِ خدا کو دعوت دینا گویا اسے آبِ حیات کے چشمہ کی طرف متوجہ کرنا ہے۔ اسی سے اُس بے مثال رشتے کا آغاز ہوتا ہے، جس کی نسبت مقدس بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکورہ بالا ارشاد میں اشارہ کیا گیا ہے۔ خدا کے مامور اور برگزیدہ بندے دُنیا میں ایسی ہی اور بے مثال برادری قائم کرنے آتے ہیں۔ اور آج احمدیت کے رُوپ میں اسی برادری کی آغوش کھُلی ہے۔

خدائے قدوس کی طرف سے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو جب اُس عالی منصب پر فائز کیا گیا تو طبعی طور پر آپ کے دل میں اپنے بنی نوع کے ساتھ سچی ہمدردی کا ایسا جوش پیدا ہُوا جس کا اظہار کرتے ہوتے آپ نے سنہ ۱۹۰۰ء میں بایں الفاظ اعلان کرتے ہوئے سب کو مخاطب فرمایا کہ:۔

"مَیں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دُنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے۔ مَیں بنی نوع سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر۔ مَیں صرف ان باطل عقاید کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔ انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے۔ اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور نافرمانی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اصُول۔

میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ مَیں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے۔ اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے۔ اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہُوا اور بے بہا ہیرا اُس کان سے ملا ہے اور اُس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر میں اپنے تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کروں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولت مند ہو جائیں جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کر سونا اور چاندی ہے۔ وہ ہیرا کیا ہے سچا خدا!! اور اُس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا۔ اور سچا ایمان اس پر لانا۔ اور سچی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا۔ اور سچی برکات اس سے پانا ——

پس اس قدر دولت پا کر سخت ظلم ہے کہ مَیں بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں۔ اور وہ بھوکے مریں اور مَیں عیش کروں۔ یہ مجھ سے ہرگز نہیں ہوگا۔ میرا دل ان کے فقر و فاقہ کو دیکھ کر کباب ہو جاتا ہے۔ ان کی تاریکی اور تنگ گزرانی پر میری جان گھٹتی جاتی ہے۔ مَیں چاہتا ہوں کہ آسمانی مال سے ان کے گھر بھر جائیں۔ اور سچائی اور یقین کے جواہر اُن کو اتنے ملیں کہ ان کے دامنِ استعداد پُر ہو جائیں"

(اربعین ۱ صہ۲ تا صہ۵)

زندہ خدا کے ساتھ ذاتی تعلق کی اس عظیم القدر نعمت کو پا کر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے چاہا کہ دوسرے بنی نوع بھی اس نعمت سے سرفراز ہوں۔ چنانچہ حضورؑ نے ہر شخص کو ذاتی طور پر خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کی دعوت دی۔ اسی سے وہ برادری پیدا ہوتی ہے جس کی دُنیا کو اس وقت بڑی ضرورت ہے۔ تا دُنیا سے خودغرضی اور مطلب پرستی کا قلع قمع ہو کر بنی نوع انسان کی حقیقی غمگساری اور ہمدردی کی رُوح قائم ہو۔ اور انسانیت کا کھویا ہُوا وقار اسے ملے اور درندگی اور بربریت کے تمام داغ اس کے دامن سے دھو دئے جائیں، جن سے آج اس کا انگ انگ بدنما ہو چکا ہے۔

توحید باری تعالیٰ کے متفق علیہ عقیدہ پر سب مخلوق کو جمع کر کے مہر و محبّت کی نئی برادری قائم کرنے کے لئے دوسرے نمبر پر جماعت احمدیہ اس اہم اصول کا ہر جگہ پرچار کرتی چلی آرہی ہے جو مذہبی پیشواؤں کی عزت و احترام کی نسبت قرآن کریم نے بیان کیا کہ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ۔ اور وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ۔ ہر قوم میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے نذیر آچکے ہیں۔ اور ہر قوم میں ہادی اور راہنما برپا ہوئے ہیں۔ اس لئے جس کسی کی طرف سے کسی برگزیدہ ہستی کا ذکر کیا جاتا ہے تو احمدی بھی اُس بزرگ کی اُسی طرح عزت و تکریم کرتے ہیں جس طرح وہ لوگ۔ اس طرح احمدیت نے اس برادری کے تعلقات کو ایسی تقویت دی ہے جو صرف زبانی زبانی نہیں بلکہ دِلی اعتقاد اور عملی ثبوت کے رنگ میں یہ اصُول کوئی معمولی نہیں بلکہ بیشتر مذہبی مناقشات اس سے ختم ہوتے اور باہمی تلخیاں اس کے اپنانے سے دُور ہو کر محبت و اُلفت کے رشتے قائم ہوتے ہیں۔ سیدھی سی بات ہے کہ جو شخص آپ کے باپ کی عزت کرتا ہے، ہو نہیں سکتا کہ آپ کے دِل میں اس شخص کے باپ کی نسبت کوئی بُرا خیال یا کوئی وسوسہ پیدا ہو۔

خدا کے فضل سے اس قسم کے اُصولوں کو لے کر جماعتِ احمدیہ نہایت خاموشی سے آج ساری دُنیا میں محبت اور اُلفت کا پُرامن انقلاب لانے میں مشغول ہے۔ کاش وہ لوگ جو محض غلط فہمیوں کا شکار بن کر دُور بیٹھے اس نعمت سے محروم ہیں وہ جرأت اور دلیری کر کے قریب سے جماعت کا مطالعہ کریں اور دیکھیں کہ یہی وہ ٹھوس کام ہے جس کی اس وقت ساری دنیا کو اصل ضرورت ہے۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ موجودہ زمانہ کی محیر العقول سائنسی ترقیات اور انسان کو خوشحال بنانے کے لئے ہر قسم کے مادی وسائل کے مُہیا ہو جانے کے باوجود دُنیا سے بنی نوع انسان کی سچی خیر خواہی اور حقیقی محبت

(باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر)

خطبہ جمعہ

محض زبان سے ایمان کا دعویٰ کر دینا کافی نہیں ہے

ہمارا ایمان تب مقبول ہوتا ہے جب ہم ایمان لانے کے اُن تقاضوں کو پورا کریں جن کا قرآن کریم ہم سے مطالبہ کرتا ہے

اللہ تعالیٰ نے بڑی تفصیل سے ہمیں بتایا ہے کہ ایمان کے کیا معنے ہیں اور اس کے کیا تقاضے ہیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ ۶ر تبلیغ ۱۳۴۹ ہش (۶ر فروری ۱۹۷۰ء) بمقام مسجد مبارک ربوہ

حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد قرآن مجید کی یہ آیات پڑھیں:-

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ○ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ رِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ○ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ.

(التوبۃ ۹: ۲۰ تا ۲۳)

اس کے بعد فرمایا:-

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے بتایا تھا کہ انسانی فطرت میں یہ جوش ودیعت کیا گیا ہے کہ وہ

لامتناہی ترقیات

کی متلاشی رہے۔ کسی ایک جگہ پر ٹھہر جانا اُسے پسند نہیں ہے۔ جب فطرت کا یہ رجحان اور یہ جوش غلط راستہ پر گامزن ہو جاتا ہے مثلاً دنیوی مال اور دولت کا لالچ پیدا ہو جاتا ہے تو اس قسم کا حریص انسان کسی مقام پر بھی ٹھہرنا پسند نہیں کرتا۔ اگر اس کے پاس لاکھ روپیہ ہو جائے تو وہ کروڑ جمع کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر سو انسانوں کا خون چوس کر اس نے روپیہ جمع کیا ہو تو اس کی کوشش ہوتی ہے کہ میں ہزار انسانوں کا خون چوسوں اور اپنی دولت میں زیادتی کروں۔

بہر حال یہ حرص بڑھتی چلی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اس دُنیا کی یا اُس دُنیا کی ہلاکت تک اس شخص کو پہنچا دیتی ہے۔ اگر

اقتدار کا جنون

سوار ہو تو ایسا انسان تمام حقوق پامال کرتا چلا جاتا ہے۔ اور کہیں اُسے قرار نہیں آتا۔ لیکن جب فطرت صحیحہ ہو اور حقیقی خوشی اور لذّت اللہ تعالیٰ کے قُرب میں پائی جائے تو انسان یہ خواہش رکھتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا زیادہ سے زیادہ قُرب حاصل کرتا چلا جائے۔

دنیا کی دولتیں اور دنیا کی جاہ و حشمت تو محدود ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے قُرب اور

اللہ تعالیٰ کی محبّت کے جلوے

غیر محدود ہیں۔ کسی جہت سے بھی اُن کا احاطہ اور ان کی حد بندی نہیں کی جاسکتی۔ پس جس وقت انسان روحانی میدانوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف حرکت کرتے ہوئے اس کے قُرب کے حصُول کے لئے بڑھ رہا ہوتا ہے۔ تو یہی کوشش ایسی ہوتی ہے کہ جو فطرت کے اِس تقاضا کو پوری کر سکے کہ اُسے غیر متناہی ترقیات چاہئیں اور اُسی کی جستجو میں وہ ہمہ وقت مشغول رہے۔ اِس لئے اللہ تعالیٰ نے ان آیات کے آخر میں یہ فرمایا

"اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ"۔

کہ اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ایک ایسی ذات ہے کہ جب وہ اجر دینے لگے نیکیوں کا، جب قبول کرنے لگے تمہارے مجاہدات کو تو وہ اجر اتنا عظیم ہوگا کہ اس سے بڑھ کر کوئی اجر تصوّر میں نہیں آ سکتا۔

غرض

اِن آیات میں ہمیں یہ بتایا گیا ہے

کہ اگر تم اپنی فطرت کی اس خواہش کو، اِس URGE (ارج) کو پُورا کرنا چاہتے ہو کہ غیر متناہی خوشیاں، غیر متناہی لذّتیں، اللہ تعالیٰ کی غیر متناہی (نہ ختم ہونے والی) رضا تمہیں حاصل ہو تو یہ چیز تمہیں صرف اللہ سے مل سکتی ہے۔ اس کی طرف تم رجوع کرو۔ اگر تم بھٹک گئے، اگر تم نے صراطِ مستقیم کو چھوڑ دیا، اگر تم اس خواہش کو نہ سمجھے اور اس کی سیری کے لئے صحیح کوشش نہ کی، تو دُنیا کی حرام کمائی بہت حد تک تمہیں مل جائے گی۔ مگر وہ عظیم نہیں ہوگی۔ دُنیا کا اقتدار بھی شاید تم پالو ایک وقت تک۔ لیکن ہمیشہ کے لئے اور دُنیوی لحاظ سے بھی ایسی عزّت تمہیں نہیں ملے گی۔ کہ جو اتنی بڑی ہو کہ اس سے بڑھ کر تصوّر میں نہ آسکے۔ وہ عزّت، پیار کا وہ مقام اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں محبت کے جلوے جو نہ ختم ہونے والے ہیں۔ یہ ابدی اور لامتناہی اجر تم اللہ تعالیٰ کی آنکھ میں محبّت کے جلووں ہی میں دیکھ سکتے ہو۔ کہیں اور تمہیں نہیں مل سکتا۔

پس اجرِ عظیم کی خواہش انسان کے دِل میں ہے۔

اجرِ عظیم کا حصُول

انسان کے لئے ممکن قرار دیا گیا ہے۔ اور اجرِ عظیم اللہ کے در کے سوا کہیں اور سے مل نہیں سکتا۔ اسلئے اس در پر دھونی رما کر بیٹھ جانا چاہئیے۔ وہیں سے ہمیں یہ اجر مل سکتا ہے۔

اِس اجر کے حصُول کے لئے اللہ تعالیٰ نے تین باتیں ان آیات میں بیان کی ہیں۔ ایک ایمان، ایک ہجرت اور ایک مجاہدہ۔ اور ان کے مقابلہ میں تین فضل اور تین قِسم کے انعام کا ذکر کیا ہے۔ رحمت، رضوان اور جناتِ نعیم کا۔

ایمان ایک عام لفظ ہے

یعنی بڑا وسیع ہے۔ اتنا وسیع کہ اسلام کے ہر حکم پر اس نے احاطہ کیا ہوا ہے۔ ایمان کس پر لانا ہے اور ایمان کے تقاضے کیا ہیں۔ اس کا تفصیل سے قرآن کریم میں ذکر پایا جاتا ہے۔ اور ایمان کے مقابلہ میں جو انعام رکھا گیا ہے وہ رحمت ہے۔ رحمت بھی اپنی وسعتوں میں بہت شان رکھتی ہے۔ کیونکہ عربی لغت میں ہر قسم کے فضل اور انعام پر رحمت کا لفظ بولا جاتا ہے۔ پس یہ فرمایا کہ تم ایمان لاؤ۔ تمہیں میری رحمت نصیب ہو جائے گی۔ پھر بتایا کہ ایمان جو ہے وہ دو شاخوں میں آگے تقسیم ہوتا ہے۔ ایک کا تعلق ہجرت کے ساتھ ہے اور دوسری کا تعلق مجاہدہ کے ساتھ ہے۔ جس ایمان کا تعلق ہجرت کے ساتھ ہے وہ تقاضا اگر پُورا کیا جائے تو اس کے مقابلہ میں جو انعام ملتا ہے وہ رضوانِ الٰہی ہے۔ اور جس ایمان کا تعلق مجاہدہ کے ساتھ ہے اگر اس تقاضا کو پُورا کیا جائے تو اس کے بدلے میں جو انعام ملتا ہے وہ جنّاتِ نعیم ہے۔

مَیں نے بتایا ہے کہ

ایمان ایک ایسا لفظ ہے

جو تمام اسلامی تعلیم پر حاوی ہے اور جس کے ہمیں روشنی ڈالنے کرنے پڑتے ہیں۔ اچھے

وہ اعتقادات اور وہ احکام داوامر جن پر ایمان لانا فرض قرار دیا گیا ہے۔ اور دوسرے اللہ تعالیٰ نے بڑی تفصیل سے قرآن کریم میں یہ بیان کیا ہے کہ

ایمان کے تقاضے کیا ہیں

اسی کے نتیجہ میں اللہ کی کونسی رحمت کے جلوے انسان دیکھتا ہے۔

اسی طرح ہمیں یہ دیکھنا پڑے گا کہ ہجرت کا صحیح مفہوم اور اس کے وسیع معنی جن معنی میں کہ اس کو قرآن کریم نے اور اسلام نے استعمال کیا ہے۔ وہ کیا ہے؟

اور تیسرے ہمیں یہ دیکھنا پڑے گا کہ مجاہدہ کسے کہتے ہیں۔ پھر ہمیں سمجھ آئے گا کہ ایمان کے مقابلے میں رحمت کو اور ہجرت کے مقابلہ میں رضوان کو اور مجاہدہ کے مقابلے میں جنّاتِ نعیم کو کیوں رکھا گیا ہے۔

یہ مضمون تو اتنا وسیع ہے کہ اسلام کے سارے احکام سے اس کا تعلق ہے۔ لیکن میں اس کا جو پہلا حصّہ ہے اُسے

ایک خاص مقصد کے پیشِ نظر

تفصیل سے بیان کرنا چاہتا ہوں اور وہ ایمان کا یہ حصّہ ہے کہ کن پر اور کس پر ایمان لانے کا حکم ہے۔ جب خالی ایمان اٰمَنُوْا یا اٰمِنُوْا یا یُؤْمِنُوْنَ استعمال ہو تو اس میں ہر اس چیز پر ایمان لانے کی طرف اشارہ ہوتا ہے جس کا ذکر قرآن کریم کی کسی دوسری جگہ فرمایا ہے۔

قرآن کریم پر جب ہم غور کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اُس نے ایمان کے لفظ کو (یعنی جن چیزوں پر ایمان لانا ہے) مختلف آیات میں بیان کیا ہے۔ اور وہ یہ ہیں۔

سورۂ بقرہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَ النَّبِيّٖنَ۔" (آیت ۱۷۸)

فرمایا کہ مومنوں کو اللہ پر ایمان لانا چاہیئے: یوم آخر پر ایمان لانا چاہیئے، ملائکہ پر ایمان لانا چاہیئے، الکتاب پر ایمان لانا چاہیئے، اور انبیاء پر ایمان لانا چاہیئے۔

پانچ چیزوں کا یہاں ذکر ہے

سورہ اعراف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ِۨالَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْیٖ وَيُمِيْتُ ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ" (آیت ۱۵۹)

اس آیت میں ایمان باللہ اور ایمان بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے۔ ایمان تو النّبیّن پر بھی لانا ہے۔ دوسری جگہ رُسل پر بھی ایمان لانے کا ذکر ہے۔ لیکن ان انبیاء اور رُسل میں سے حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو منتخب کرکے نمایاں طور پر ہمارے سامنے پیش کیا اور کہا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ضروری ہے۔

سورہ بقرہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ" (آیت ۴)

کہ الغیب پر ایمان لانا ضروری ہے۔

سورہ اعراف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"وَ الَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ" (آیت ۱۵۷)

بآیات اللہ ایمان لانا ضروری قرار دیا ہے۔ اور سورہ نحل میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ" (آیت ۶۱)

یہاں یہ حکم دیا گیا ہے کہ آخرت پر ایمان لانا ضروری ہے۔ یہ میں آگے جاکر بتاؤں گا کہ یوم آخر اور آخرت میں کوئی فرق ہے یا نہیں۔ اور اگر ہے تو کیا ہے۔ اگر نہیں تو پھر کیوں دو مختلف طریقوں پر ان کو استعمال کیا گیا ہے۔

غرض جب اللہ تعالیٰ نے الّذین اٰمنوا کہا تو

پہلا مطالبہ یہ کیا

کہ وہ لوگ جو اللہ پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ لوگ جو یوم آخر پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ لوگ جو ملائکہ پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ لوگ جو الکتاب پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ لوگ جو انبیاء پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ لوگ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں ان کے لئے اسی طرح غیب پر ایمان لانا اور اسی طرح آخرت پر ایمان لانا۔ اسی طرح بآیات اللہ ایمان لانا بھی واجب قرار دیا گیا ہے۔ پس اٰمنوا میں یہ ساری چیزیں آجائیں گی۔

اب جو چیز میرے نزدیک سمجھنی اور یاد رکھنی ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ محض زبان سے کہہ دینا کہ ہم اللہ پر ایمان لے آتے یہ کافی نہیں ہے۔ یا محض یہ کہہ دینا کہ ہم یوم آخر پر ایمان لاتے ہیں یا آخرت پر ایمان لاتے ہیں یہ کافی نہیں ہے۔ محض یہ کہہ دینا کہ ہم تمام رُسل پر ایمان لاتے ہیں کافی نہیں ہے۔ محض یہ کہہ دینا کہ ہم اُن تمام رُسل پر جو اللہ تعالیٰ کی وحی نازل ہوتی ہے اس پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ کافی نہیں ہے۔ محض یہ کہہ دینا کہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر ہم ایمان لاتے ہیں (یعنی صرف زبان کا اقرار) یہ کافی نہیں ہے۔ محض یہ کہہ دینا کہ قرآن عظیم پر ہم ایمان رکھتے ہیں یہ کافی نہیں ہے۔ محض یہ کہہ دینا کہ غیب پر ہم ایمان لاتے ہیں یہ کافی نہیں ہے۔ محض یہ کہہ دینا کہ آیات اللہ پر ہم ایمان رکھتے ہیں کافی نہیں ہے۔ تو پھر کیا تقاضا ہم سے کیا گیا ہے؟

مطالبہ ہم سے کیا ہے؟

یہ سوال ہوتا ہے۔ میں نے بتایا ہے کہ محض زبان کا اقرار کافی نہیں۔ اللہ پر ایمان تب مقبول ہوتا ہے جب اللہ پر ہم وہ ایمان لائیں جس کا قرآن کریم ہم سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ ہم ایمان لائیں کہ اللہ وہ ہے۔ اللہ وہ ہے۔ اگر ہم اللہ کو ایک ایسی ہستی سمجھیں کہ ساری احتیاجیں اور ضرورتیں صرف اس تک لے کر جانی چاہئیں جیسا کہ قرآن کریم نے کہا ہے تو یہ کافی ہو جائے گا، ایک حصّہ اس کا، لیکن اگر ہم کہیں تو یہ کہ ہم اللہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن ضرورت کے وقت ہم قبر کی طرف دوڑیں۔ ضرورت کے وقت ہم کسی صاحب اقتدار کی طرف دوڑیں۔ ضرورت کے وقت ہم کسی مالدار کی طرف دوڑیں۔ ضرورت کے وقت ہم کسی ہوشیار سازشی آدمی کی طرف دوڑیں۔ ضرورت کے وقت ہم کسی سفارش کی طرف دوڑیں۔ ضرورت کے وقت ہم رشوت کی طرف دوڑیں۔ اور اس کے ساتھ یہ کہیں کہ ہم اس اللہ پر ایمان لاتے ہیں جسے قرآن کریم نے غنی کہا ہے۔ کہ وہ کسی کا محتاج نہیں اور سارے اس کے محتاج ہیں، اور جس کو صمد کہا ہے۔ تو یہ دعوےٰ غلط ہوگا۔

پس

ایمان باللہ کا کیا مفہوم ہے

قرآن کریم کی اصطلاح میں یہ ہمیں پتہ لگنا چاہیئے ورنہ محض یہ کہنا کہ ہم اللہ پر ایمان لاتے ہیں۔ محض یہ کہنا کہ اشھد ان لا الٰہ الّا اللّٰہ۔ یہ ہمیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہ فرمایا کہ جس شخص نے یہ کہا کہ اللہ ایک ہے وہ جنّت میں چلا گیا تو اس کا یہ مفہوم نہیں تھا کہ اگر مارگولیتھ یا کسی اور مستشرق معاندِ اسلام نے کتاب پڑھتے ہوئے اشھد ان لا الٰہ الّا اللّٰہ کہہ دیا تو وہ جنّت میں چلا گیا۔ بلکہ مطلب یہ تھا کہ جو شخص یہ گواہی دیتا ہے اپنے دل سے بھی اور اپنی زبان سے بھی اور جوارح سے بھی کہ میں اس اللہ کو اس طور پر مانتا ہوں جس طور پر اور جس طریقے پر اللہ کو قرآن کریم نے ہمارے سامنے پیش کیا ہے تو وہ جنّت میں چلا گیا۔ اور

اِس میں کوئی شک نہیں

کہ پھر وہ جنّت ہی میں گیا۔ کیونکہ پھر تو اس کی اپنی زندگی کوئی نہ رہی۔ پھر تو اللہ کے در پر بیٹھا اور اپنا سب کچھ دنیوی اموال بھی اور اپنا نفس بھی اس کے حضور پیش کر دیا اور وہ خالی ہاتھ ہو گیا اور اس نے اپنے رب کو کہا کہ اے خدا! تیری رضا کے لئے میں اپنا سب کچھ چھوڑتا ہوں۔ اور تُو میری رُوح کو اپنی محبت اور پیار سے بھر دے۔ پھر وہ اللہ کو ماننے والا بھی ہؤا اور اسی کے لئے "اعظم درجة" بھی کہا جا سکتا ہے۔

محض یہ کہنا کہ ہم آخرت پر ایمان لائے ہیں کافی نہیں۔ ہمیں یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ آخرت کا کیا مفہوم قرآن کریم نے ہمارے سامنے رکھا ہے۔ اس پر ہمارے لئے ایمان لانا ضروری ہے۔ محض یہ کہہ دینا کہ ہم رُسل پر ایمان لاتے ہیں یہ کافی نہیں ہے۔ کیونکہ بے چارے معصوم رُسل تو ایسے بھی تھے جن پر ہر قسم کی تہمت ان کے اپنے ماننے والوں نے لگادی۔ پس ان اشیاء پر، ان تہمتوں پر، ان الزاموں پر، اس افتراء پر ہمارے لئے ایمان لانا ضروری نہیں ہے۔ رُسل پر اس معنی میں ایمان لانا ضروری ہے۔ جو قرآن کریم نے ہمارے سامنے رکھا ہے۔ ان کی وحی پر اس معنی میں ایمان لانا ضروری ہے جو قرآن کریم نے بیان

کیا ہے۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان

لانا اس معنے میں ضروری ہے اور اس مقام ارفع پر ایمان لانا ضروری ہے جو مقام کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالے نے قرآن کریم میں ہمیں بتایا ہے۔ خود قرآن عظیم پر وہ ایمان لانا ضروری ہے جو خود قرآن کہتا ہے کہ مجھ پر اس طرح ایمان لاؤ۔ محض یہ کہہ دینا کہ ہم قرآن کریم پر تو ایمان لاتے ہیں لیکن اپنے اقتصادی مسائل کے حل کے لئے ہم امریکہ جائیں گے۔ تو یہ قرآن کریم پر ایمان کوئی نہیں۔ کیونکہ اگر قرآن کریم پر وہ ایمان ہو جو قرآن کریم کہتا ہے مجھ پر رکھو، جو اللہ تعالے کہتا ہے کہ قرآن کریم پر رکھو تو پھر یہ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ اور وہی حقیقی ایمان ہے۔

قرآن کریم کے متعلق اللہ تعالےٰ نے خود قرآن کریم میں یہ دعویٰ کیا کہ

یہ ایک کامل اور مکمل کتاب ہے

اگر ہماری زندگی کا کوئی ایسا مسئلہ ہو کہ جس کو سلجھانے کے لئے ہمیں قرآن کریم کی بجائے امریکہ یا روس کے پاس جانا پڑے تو ہمیں یہ اعلان کرنا پڑتا ہے، یوں زبان سے نہیں کہیں گے۔ لیکن عملاً ہم یہ اعلان کر رہے ہوں گے کہ (نعوذ باللہ) قرآن کریم کامل نہیں، ناقص ہے۔ اور اس نقص کو دور کرنے کے لئے قرآن عظیم کو چھوڑ کر ہمیں امریکہ جانا پڑا۔ یا روس جانا پڑا۔

پس قرآن عظیم پر محض زبانی ایمان کافی نہیں۔ اس رنگ میں اور اس طور پر ایمان لانا ضروری ہے۔ جو خود قرآن عظیم نے کہا ہے کہ اس طرح مجھ پر ایمان لاؤ۔ یہی حال ایمان بالآیات اور ایمان بالغیب کا ہے۔ پس جہاں جہاں بھی ایمان "باؔ" کا سوال ہے۔ یعنی اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ فلاں پر ایمان لاؤ وہ ہمیں خود قرآن کریم سے تلاش کرنا پڑے گا، کہ کس معنے میں یہ کہا گیا ہے کہ ایمان لاؤ۔

آج میں مختصر ہی خطبہ کرنا چاہتا ہوں اسی تمہید پر ختم کروں گا۔

میرا ارادہ ہے

کہ ایمان کی جو تفاصیل ہیں کہ اللہ پر ایمان لاؤ، رُسل پر ایمان لاؤ۔ غیب پر ایمان لاؤ، اور پھر ان پر جو وحی ہوتی ہے اس پر ایمان لاؤ، حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ، قرآن عظیم پر ایمان لاؤ، انہیں واضح کروں۔

لفظ "ایمان" جب عام ہو بغیر صلے کے وہ یہ تقاضا کرتا ہے کہ قرآن کریم سے نکال کر دیکھا جائے کہ ان سارے ایمانوں کے کیا معنی ہیں تا کہ ہمارے ایمان میں تازگی اور ہماری رُوح میں بشاشت پیدا ہو۔

پس انشاء اللہ میں ایمان باللہ سے شروع کروں گا۔ کیونکہ وہی مرکزی نقطہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے بڑی وضاحت سے بیان کیا ہے۔ اللہ کے لفظ کے اس مفہوم کو سمجھنے کی (جس مفہوم اور معنے میں قرآن نے اللہ کے لفظ کو استعمال کیا ہے) ایک کنجی اور مفتاح بھی ہمیں دے دی ہے اور یہ ایسی کنجی ہے جس سے اور بہت سے مضامین بھی کھل جاتے ہیں۔

میرا ذاتی تجربہ یہی ہے

کہ جب قرآن کریم کوئی اصطلاح یا کوئی لفظ استعمال کرے تو خود قرآن کریم میں دیکھو کہ وہ کن معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ پس اللہ کو سمجھنے کے لئے قرآن کریم کو شروع سے آخر تک دیکھنا پڑتا ہے کہ اللہ جو اسم ذات باری ہے قرآن کریم کس مفہوم میں اس لفظ کو، اس اصطلاح کو استعمال کرتا ہے۔ یعنی کونسی صفات ہیں جن سے قرآن کریم اللہ کو متصف کرتا ہے (غرض مختصر ہی مجھے کہنا پڑے گا۔) یہ مضمون بڑا لمبا ہے لیکن

مَیں چاہتا ہُوں

کہ ایمان کے سارے حصوں کو لے کر یہ بتاؤں کہ قرآن کریم نے ان کو کن معنوں میں استعمال کیا ہے۔ اور ہم سے قرآن کریم کیا مطالبہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کیا چاہتا ہے۔ جب وہ یہ کہے کہ ایمان باللہ ہونا چاہیئے تو کیا مراد ہے۔ جب وہ یہ کہے کہ ایمان محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہونا چاہیئے تو کیا مراد ہے۔ جب اللہ یہ کہے کہ ایمان بالقرآن ہونا چاہیئے تو کیا مراد ہے۔ جب اللہ یہ فرماتا ہے کہ ایمان بالآخرۃ ہونا چاہیئے تو کیا مراد ہے۔ خود قرآن کریم ہمیں بتائے گا کہ کیا مراد ہے۔ جب وہ ایمان بیوم آخر ہو تو اس سے کیا مراد ہے۔ ایمان بآیات اللہ سے کیا مراد ہے۔ جہاں جہاں بھی یہ لفظ استعمال ہُوا ہے اس سے مراد کیا ہے۔ اور پھر اس کے بعد میں بتاؤں گا کہ ایمان آگے دو شاخوں میں کس طرح تقسیم ہوتا ہے۔ ایک ہجرت جس کے انعام کا ذکر یہاں قرآن کریم نے رضوان سے کیا ہے۔ اور دوسری شاخ مجاہدہ ہے جس کا انعام "جنّتِ نعیم" میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ دونوں در اصل خدا تعالےٰ کی رحمت کے جلوے ہیں اور دونوں کا تعلق جزاء کے لحاظ سے رحمت کے ساتھ اور مطالباتِ الٰہیّہ کے پُورا کرنے کے لحاظ سے ایمان کے ساتھ ہے۔

پس ایمان ہو۔ اس کے تقاضے پورے کئے جائیں۔ جب اس کے تقاضے پورے کرنے کا سوال پیدا ہو تو وہ

اصُولی طور پر دو قسم کے تقاضے ہیں

ایک کو ہم ہجرت کہتے ہیں۔ ایک کو ہم مجاہدہ کہتے ہیں۔ اور جب ایمان ہوگا اپنے صحیح مفہوم کے ساتھ، تو اللہ تعالےٰ کی رحمت کا نزول ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول دو شکلوں میں ہوگا۔ ایک رضوان کی شکل میں اور ایک جنّتِ نعیم کی شکل میں۔ پس یہ مفہوم ان مختصر سی آیات میں بیان ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے توفیق دی تو اگلے خطبہ سے اس کے اس مضمون کو انشاء اللہ تفصیل سے بیان کروں گا۔

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ ؕ

اِداریہ ـــــ بقیہ صفحہ (۲)

دن بدن معدوم ہوتی جا رہی ہے، پھر انسانیت۔ نام کی چیز کہاں مل سکے گی ـــ؟ موجودہ تہذیب و ترقی کے علمبرداروں کو نوعِ انسان سے حقیقی محبت اور اُنس ہوتا تو یہ نت نئے مہلک ہتھیار ایجاد نہ ہوتے۔ یہ اسلحہ سازی کی دوڑ نہ لگتی۔ اور چاند ستاروں میں کمندیں ڈال ڈال کر زیادہ سے زیادہ بلندی پر پہنچنے کی کوشش کر کے در پردہ زیادہ سے زیادہ افراد کو موت کے گھاٹ اتارنے کے منصوبے نہ بنائے جاتے ـــ!!

پس ایسے وقت میں احمدیت کی طرف سے جو آواز بلند کی جا رہی ہے اور جو پیغام اس طرف سے ساری دُنیا کو سُنایا جانا ہے حقیقت یہ ہے کہ یہی پیغام بنی نوع انسان کے ساتھ سچی ہمدردی اور حقیقی محبت پر مشتمل ہے۔ وہ وقت دُور نہیں جب تلخ سے تلخ تجربات کر لینے کے بعد اِسی کی طرف دُنیا کو رجوع کرنا پڑے گا۔ اس لئے مبارک ہے وہ شخص جو ابھی سے سیدھی راہ کو دیکھ لیتا اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے کیا ہی خُوب فرمایا ہے ؎

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہُوں حصار

رُوحانی احتساب

مُوصی صاحبان کی خاص توجّہ کیلئے

وصیّت کی شرائط سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام جماعت احمدیہ کے افراد کو کتنے بلند معیارِ ایمان پر دیکھنا چاہتے ہیں۔ حصہ آمد وحصّۂ جائداد کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ ہر موصی کے لئے واجب ہے کہ وہ

"متقی ہو اور محرّمات سے پرہیز کرتا ہو اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو۔ سچّا اور صادق مسلمان ہو"۔ (الوصیّت)

لہٰذا چندوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ ہر موصی کو اپنا رُوحانی احتساب بھی کرتے رہنا چاہیئے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

ایبٹ آباد میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم دینی مصروفیت

مجالسِ علم و عرفان میں حضور کے نہایت ایمان افروز ارشادات

ایبٹ آباد ۱۲ اکتوبر۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت پچھلے چند دنوں سے پیچش، بخار اور خون کے دباؤ میں کمی کی وجہ سے ناساز چلی آرہی ہے۔ احباب جماعت حضور کی کامل صحت، درازیٔ عمر اور اس وقت حضور کے پیشِ نظر جو اہم مقاصدِ دینیہ ہیں ان میں غیر معمولی کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہیں۔

اس عرصہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بیماری اور ضعف کے باوجود باہر سے تشریف لانے والے احباب کو شرفِ ملاقات سے نوازتے رہے۔

۵ اکتوبر کو ظہر کی نماز کے بعد فرمایا نائیجیریا کے سربراہِ مملکت یعقوبو گوون نے مجھے جو دعا کرنے کے لئے کہا تھا اس سے وہ یہ تاثر بھی دینا چاہتے تھے کہ ان کے اور مسلمانوں کے درمیان کوئی رنجش یا کدورت نہیں ہے۔ اس روز ہمارے افریقی بھائی جو مہینے ڈیڑھ مہینے تک حضور کی ذاتی نگرانی میں یہاں مقیم رہے ہیں واپس ربوہ جانے والے تھے۔ حضور نے انہیں نہایت پیار کے ساتھ الوداع کرتے ہوئے پدرانہ شفقت کے اظہار کے طور پر ان سے معانقہ بھی فرمایا۔ جامعہ احمدیہ کے ایک اور افریقی طالب علم برادرم عبدالواحد صاحب بھی گزشتہ رات یہاں پہنچے تھے۔ انہیں بھی پیارے آقا کی اس غیر معمولی شفقت سے حصہ پانے کی سعادت نصیب ہوئی۔

مغرب کی نماز کے بعد بھی حضور تھوڑی دیر تک احباب میں تشریف فرما رہے اس موقعہ پر محترم مولانا نسیم سیفی صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید بھی موجود تھے۔ سیفی صاحب حضور کے ارشاد پر آج ہی ربوہ سے تشریف لائے تھے۔ انہیں محترم سید حسنات احمد صاحب کے ساتھ مل کر مغربی افریقہ کے دورہ کے بارہ میں مجوزہ کتاب کی ترتیب و تدوین کا کام کرنا تھا۔ حضور انہیں اس سلسلہ میں ضروری ہدایات دیتے رہے۔ ضمناً حضور نے فرمایا کہ بعض غیر از جماعت دوستوں نے افریقہ میں اسلام کے شیریں ثمرات کو بچشمِ خود دیکھنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ جماعتِ احمدیہ کی مخالفت میں بعض لوگوں کے انتہا پسندانہ رویّہ اور انجام کا ذکر کرتے ہوئے احباب جماعت بالخصوص نئی پود کو یہ نصیحت فرمائی کہ انہیں ایسے موقعہ پر نفرت اور حقارت کی بجائے اپنے دل میں ایسے لوگوں کے لئے "بخع" کی کیفیت اور ہمدردی پیدا کرنی چاہیئے۔ پریشانی کی کوئی وجہ نہیں۔ کیونکہ ہماری تاریخ شاہد ہے کہ مخالفین کی گالیاں ہمیشہ بے اثر اور اُن کی دشمنی ہر بار صدا بصحراء ثابت ہوئی ہے۔

اگلے روز (اتوار کو) مقامی جماعت کے علاوہ ربوہ، مانسہرہ، داتہ، راولپنڈی پشاور، مردان، مری، ہری پور، ڈاڈر، لبیا، بہاولپور اور لاہور کے احباب کثیر تعداد میں حضور کی ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے لئے تشریف لائے۔ حضور نے از راہِ شفقت ساڑھے دس بجے سے پونے دو بجے بعد دوپہر تک انفرادی طور پر ملاقات کا شرف بخشا۔

مورخہ ۸ اکتوبر ظہر کی نماز کے بعد حضور احباب میں رونق افروز ہوئے۔ راولپنڈی کے بعض احباب سے گفتگو کے دوران حضور نے افریقہ میں میڈیکل سنٹرز اور ریڈیو سٹیشن کے قیام کی ضرورت اور افادیت پر روشنی ڈالی۔ آپ نے ایک دوست کے خط کا ذکر فرمایا جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ افریقہ میں وکیل بھی بھجوانے چاہئیں۔ فرمایا یہ بڑا اچھا مشورہ ہے۔ وہاں ابھی تک مسلمان وکیل کوئی نہیں۔ اپنے افریقن بھائیوں کی قانونی رہنمائی کارِ ثواب بھی ہے۔ اور اس میں دنیوی فائدہ بھی ہے۔ کیونکہ وہاں وکالت کے ذریعہ اچھی خاصی آمد بھی پیدا کی جا سکتی ہے۔ آپ نے افریقن معاشرے کی بعض خصوصیات مثلاً ان کی رہائش وغیرہ کی سادگی اور ان کے لباس، دیوشاک ... صفائی کے اہتمام پر اظہارِ پسندیدگی فرمایا۔

اس روز مغرب کی نماز کے بعد بھی حضور تھوڑی دیر تک تشریف فرما رہے۔ محترم مولانا چراغ الدین صاحب کو بعض تبلیغی اور تربیتی امور کے سلسلہ میں ضروری ہدایات سے نوازتے رہے۔ اس ضمن میں حضور نے یہ بھی فرمایا کہ جماعت میں ایسے افراد کی بھی ضرورت ہے جنہیں تبلیغ و تربیت کے کام میں غیر معمولی جنون اور لگن ہو۔

جماعت کی طرف سے شائع کئے جانے والے بعض لٹریچر کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا "نحن مسلمون" کی طرز پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے فارسی اقتباسات کا کتابچہ بھی شائع ہونا چاہیئے۔

اگلے روز حضور نے ملاقات کے لئے محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے علاوہ ہالینڈ سے ہمارے نومسلم بھائی محترم عبدالعزیز صاحب تشریف لائے۔ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف تو حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے بعد اسی روز واپس تشریف لے گئے لیکن برادرم عبدالعزیز صاحب کو حضور نے از راہِ شفقت یہاں چند دن اور قیام کرنے کا ارشاد فرمایا۔

مورخہ ۱۱ اکتوبر۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جمعہ کی نماز اپنی قیام گاہ پر پڑھائی اور علالتِ طبع کی وجہ سے اپنے مختصر خطبہ میں احمدیت پر اللہ تعالیٰ کے روز افزوں فضل کے نتیجہ میں حاسدین اور ان کی مخالفتوں کا ذکر فرمایا۔ اور جماعت کو ان کی حاسدانہ کارروائیوں کے پیشِ نظر دعا کو آلۂ کار بنانے کی تلقین فرمائی۔

حضور نے فرمایا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا احسان ہے کہ اس نے جماعت احمدیہ کی قربانی، ایثار اور اخلاص کو شرفِ قبولیت بخشا اور اسے اکنافِ عالم میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی توفیق عطا فرمائی جس کے نتیجہ میں اسلام ہر جگہ خصوصاً افریقہ میں بسرعت ترقی کر رہا ہے۔ اور وہاں اسلام کی وسیع تر اشاعت کے امکانات پہلے سے زیادہ روشن اور اس کے غلبہ کے آثار دن بدن نمایاں ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں پر خوش ہونے کی بجائے یہاں بعض ایسے لوگ بھی ہیں جو مارے حسد کے معاذ اللہ جماعتِ احمدیّہ کو کچلنے کے درپے ہیں۔ مگر جماعتِ احمدیہ کو کچلنے کے خواب نہ پہلے کبھی شرمندۂ تعبیر ہوئے اور نہ آئندہ انشاء اللہ ہوں گے۔ کیونکہ یہ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل کے سایہ میں ہے اور اس کے امام یعنی خلیفۂ وقت کی حیات و وفات اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تابع ہے جس میں کسی انسان کو دخل نہیں۔ نہ اللہ تعالیٰ کے فضل کبھی چھینے جا سکتے ہیں۔ اور نہ ہی ان الٰہی فضلوں کے اصل مورد اور جماعت کے رُوحِ رواں کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف کوئی گزند پہنچانے کے منصوبے کامیاب ہو سکتے ہیں۔

آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ مقدّر کر چھوڑا ہے کہ جماعتِ احمدیہ میں نظامِ خلافت کے ذریعہ اسلام کو عالمگیر غلبہ نصیب ہوگا۔ خدائے واحد و یگانہ کی سچی توحید اور حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی عظمت کی صدا دُنیا کے کونے کونے سے بلند ہوگی۔ ان حالات میں ظاہر ہے کہ یہ مخالفانہ کارروائیاں دراصل اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی اس زبردست مہم اور عظیم جدّ وجہد میں کمزوری پیدا کرنے اور اسلام کی ترقی کی راہ میں روڑے اٹکانے کے مترادف ہیں۔

حضور ایدہٗ اللہ تعالیٰ نے آخر میں فرمایا۔ ہمارے مخالفین اپنی اکثریت کے گھمنڈ میں، مال و دولت کی بہتات اور دنیوی طاقت کے زُعم میں ہمارے خلاف بہت کچھ کہہ جاتے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے ہم دنیوی لحاظ سے بے کس اور بے بس ہیں۔ مگر ہمارا سہارا تو صرف اللہ تعالیٰ کی قادر و توانا ہستی پر ہے۔ اس لئے احباب جماعت کو میری یہ نصیحت ہے کہ وہ اس سہارے کو مضبوطی سے پکڑتے ہوئے اس قسم کی مخالفانہ کارروائیوں کے دوران نہایت ضبط و تحمّل کا نمونہ دکھائیں۔ اور ہمیشہ عاجزانہ دُعاؤں اور پیہم قربانیوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمتوں کے جذب کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔

نماز جمعہ میں مقامی جماعت کے علاوہ مانسہرہ، پھگلہ، راولپنڈی، لاہور اور بعض دوسری جماعتوں سے بھی بہت سے احباب شامل ہوئے۔ نماز کے بعد حضور انور نے تھوڑی دیر تک احباب میں رونق افروز رہ کر انہیں اپنے پیارے

ارشادات اور رُوح پرور کلمات سے اَور زیادہ مستفید ہونے کا موقع عطا فرمایا۔ اس گفتگو کے دوران بچکلہ سے برادرم لقمان احمد صاحب نے حضور کی خدمت میں ایک خاص قسم کی بُوٹی پیش کی جو بقول ان کے سانپ کے کاٹے کے علاج میں تریاق کی تاثیر رکھتی ہے۔ حضور نے فرمایا شافیٔ مطلق تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کا حکم نازل نہ ہو۔ اس وقت تک کوئی دوا یا جڑی بُوٹی کارگر ثابت نہیں ہوتی۔

کراچی میں کئی سال سے غیر معمولی بارشوں کے ذکر پر فرمایا۔ پہلے وہاں اتنی تھوڑی بارش ہوتی تھی کہ بلدیہ کراچی نے پانی کے نکاس کے انتظامات کی ضرورت ہی نہ سمجھی۔ فرمایا، یہ خدا تعالیٰ کی قدرت کے کرشمے ہیں۔ جہاں بارش نہیں ہوتی تھی وہاں کثرت سے ہونے لگتی ہے۔ اور جہاں کثرت سے بارش ہُوا کرتی تھی وہاں اب بند ہوگئی ہے۔ مثلاً افریقہ کا لق و دق اور بے آب وگیاہ ریگزار جو صحرائے اعظم کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ کسی زمانے میں یہ نہایت سرسبز و زرخیز علاقہ تھا۔ اس میں جگہ جگہ باغات بھی تھے۔ مگر جب اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص حکمت کاملہ کے ماتحت بارانِ رحمت کا نزول بند کر دیا تو یہ سرسبز و شاداب علاقہ دیکھتے ہی دیکھتے بنجر اور چٹیل میدانوں میں تبدیل ہوگیا۔ جس میں زندگی کی کوئی نمو باقی نہ رہی۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا یہ کرشمہ انسان کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔ مگر بہت تھوڑے ہیں جو اس سے عبرت حاصل کرتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بیمار تھے، کمزوری اور ضعف تھا، مگر اس کے باوجود احباب میں تشریف فرما رہ کر ان سے باتیں کرنے میں خوشی کا اظہار فرمایا بلکہ اسے اپنے لئے جامِ صحت قرار دیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اپنے خدام سے یہ پیار اور یہ شفقت ایک مجسم گھٹا بن کر ان کے جسم و جان کو سیراب کر گئی۔

بعد ازاں حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ جب احباب سے مصافحہ کر چکے تو ایک غیر از جماعت دوست بھی حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور ان سے بھی گفتگو فرماتے رہے۔ جس سے وہ بہت متاثر ہوئے اور اپنی بعض پریشانیوں کے دُور ہونے کے لئے حضور سے دُعا کی درخواست کی۔

ایبٹ آباد ۲۲ر تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز معہ دیگر افرادِ خاندان چند روز تک یہاں قریب ہی ایک پُرفضا اور صحت افزا مقام پر قیام فرما رہے۔

۱۷ر تبوک سوا چھ بجے شام حضور واپس تشریف لائے۔ مغرب کی نماز پڑھانے کے بعد تھوڑی دیر احباب میں تشریف فرما رہے۔ حضور نے گوشۂ تنہائی میں اپنے اس چند روزہ قیام کے تاثرات بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ گھنے درختوں سے ڈھکی ہوئی پُرفضا جگہ کی نہایت صاف وشفاف اور فرحت بخش ہوا، ٹھنڈے اور صحت مند پانی کے چشمے، فلک بوس پہاڑوں پر گھنے درختوں اور سبزہ زاروں کے قدرتی نظاروں سے انسان جہاں محظوظ ہوتا ہے اور اس کی زبان پر بے ساختہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید جاری ہو جاتی ہے وہاں یہ دیکھ کر بڑا دکھ ہوتا ہے کہ گو قدرت نے ان کوہساروں اور سبزہ زاروں میں اتنا حُسن بخشا ہے۔ مگر وہاں بسیرا کرنے والوں کی اکثریت اپنے خوانین یعنی مالکان کی ظالمانہ بے توجہگی کے نتیجہ میں نہایت مفلوک الحال، ستم رسیدہ اور معمولی معمولی ضروریاتِ زندگی تک سے محروم ہے۔ بیچارے غُربت میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ خوف وہراس کے تاریک وتار بادل ان پر سایہ فگن ہیں۔ فرمایا ان کی اس پسماندگی سے یہ شبہ گزرتا ہے کہ یہ لوگ شاید ذہنی طور پر بھی پست ہوں گے مگر حقیقت اس کے برعکس ہے۔ مَیں نے ان سے گھُل مل کر باتیں کیں۔ اُن کے ذہنی احساسات اور قلبی جذبات میں جھانک کر دیکھا تو مَیں اس نتیجہ پر پہنچا کہ غُربت ویاس کے باوجود یہ لوگ بالعموم بڑے شریف النفس، خود دار اور مہمان نواز ہیں فرمایا اس خوبصورت علاقے میں دُکھی انسانیت کی یہ حالتِ زار ایک بدنما داغ کی حیثیت رکھتی ہے۔ جسے دُور کرنا وقت کی ایک بڑی ضرورت اور اربابِ حل وعقد کا اوّلین فرض ہے۔

نظامِ خلافت سے اختلاف رکھنے والے احباب کا ذکر ہُوا۔ حضور نے فرمایا مجدّدیت کے مسئلہ پر قرآن کریم تو بالکل خاموش ہے۔ البتہ اللہ تعالیٰ نے سلسلۂ خلافت کا ذکر فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے آقا و مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم رُوحانی فرزند، کامل متبع، مامور من اللہ اور موردِ وحی والہام تھے۔ اس حیثیت سے آپ کی متعدد پیشگوئیاں پُوری ہو چکیں، کچھ ہو رہی ہیں۔ اور باقی اپنے اپنے وقت پر انشاء اللہ پوری ہوتی چلی جائیں گی۔ فرمایا۔ یہ حقیقت ہے کہ جماعت کی ترقی اور غلبۂ اسلام کے متعلق جو آپؑ کو بشارتیں دی گئی ہیں نظامِ خلافت کے ذریعہ ان کے پُورا ہونے کے آثار دُنیا کے اُفق پر دن بدن نمایاں ہو رہے ہیں۔ ایسی صورت میں کسی نئے مجدد کی تلاش و انتظار دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام و مرتبہ کو نہ پہچاننے اور آپؑ سے عملاً دُوری اختیار کرنے کے مترادف ہے۔

اگلے روز (۱۸ر تبوک، جمعۃ المبارک تھا۔ اسلام آباد میں جمعہ پڑھانے کے لئے حضور پونے گیارہ بجے ایبٹ آباد سے روانہ ہوئے۔ اس سفر میں حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ مدّظلہا، محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منوّر احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب سلّمہ اللہ اور محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ پرائیویٹ سیکرٹری حضور کے ہمراہ تھے۔ ترنول کے مقام پر محترم چوہدری احمد جان صاحب، امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی۔ محترم چوہدری عبد الحق صاحب ورق امیر جماعتِ احمدیہ اسلام آباد۔ محترم ملک عبد المغنی صاحب نائب امیر راولپنڈی اور محترم مولانا سیّد اعجاز احمد صاحب مربّی سلسلہ چند دیگر احباب کے ساتھ حضور کے استقبال میں سراپا انتظار کھڑے تھے۔ جونہی حضور کی کار قریب پہنچی یہ احباب بھی اپنی کاروں میں سوار ہو کر حضور کے قافلہ میں شامل ہوگئے پونے ایک بجے حضور اسلام آباد پہنچے اور محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی کوٹھی پر تشریف فرما ہوئے۔ یہاں پر موجود احباب کو حضور نے شرفِ مصافحہ بخشا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مشیّت تھی کہ عین وقت پر تیز و تند باد وباراں کی وجہ سے حضور نمازِ جمعہ نہ پڑھا سکے۔ ظہر اور عصر کی نمازیں حضور نے کوٹھی پر جمع کر کے پڑھائیں۔

مغرب کی نماز میں مقامی جماعت کے دوستوں کے علاوہ محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی بھی موجود تھے۔ چوہدری صاحب حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے لئے تشریف لائے تھے۔ مغرب کی نماز کے بعد حضور ایدہ اللہ احباب میں رونق افروز ہوئے۔ اور محترم چوہدری عبد الحق صاحب ورک سے فرمایا۔ آپ کب تک شامیانوں اور قناتوں کے محتاج رہیں گے۔ آج کی بارش نے مسجد کی عمارت کے نہ ہونے کا شدّت سے احساس دلا دیا ہے۔ فرمایا مسجد جلد مکمل ہونی چاہیئے خواہ شروع میں لکڑی کے ستون اور کھجور کے پتّوں کی چھت ہی کیوں نہ ڈالنی پڑے۔

حضور نے اپنے مغربی افریقہ کے دورے کے متعلق "AFRICA SPEAKS" کے نام سے زیرِ طباعت باتصویر کتاب کا ذکر فرمایا نیز سلسلہ کی طرف سے شائع ہونے والے "عدالت کا فیصلہ ـ کیا احمدی مسلمان ہیں؟" نامی کتابچہ کی تقسیم کے طریق کا پر روشنی ڈالی۔ اور مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا ایک رات میں دس ہزار کی تعداد میں تقسیم کرنے پر اظہار خوشنودی فرمایا۔ اس ضمن میں آپ نے قائدِ اعظم کے ایک اہم ارشاد کی نشاندہی فرمائی جس میں بانیٔ پاکستان نے محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی بے لوث ملکی اور سیاسی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا ہے کہ احمدی مسلمان ہیں۔

حضور نے فرمایا۔ ہمارے پاکستانی بھائی بے شک ہمیں جو مرضی ہو کہتے رہیں مگر ہم اپنے سیّد و مولا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کی پیروی میں ہمیشہ ان کی بہتری وبہبودی کے لئے سوچتے اور ہمارے دل میں ان کے لئے ہمیشہ بجتیع کی کیفیت رہتی ہے۔ ہمیں فکر ہے تو اس بات کی کہ دُنیا میں احمدیت کے ذریعہ اسلام کے حق میں جو عظیم الشان انقلاب رُونما ہو رہا ہے، یہ بھی اس کی برکات سے زیادہ سے زیادہ متمتع ہوں۔ ہمیں اس بات کی فکر نہیں کہ ہماری مخالفت ہو رہی ہے۔ کیونکہ اسّی سال سے ہماری مخالفت کا سلسلہ جاری ہے اور دُنیا جانتی ہے کہ احمدیت کو مٹانے کا ہر وار خالی اور اسے کچلنے کی ہر کوشش ناکام ہوتی رہی ہے۔ یہاں تک کہ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دینے کے دعوے کرنے والے خائب وخاسر گوشۂ گمنامی کے سپرد ہو چکے ہیں۔ مگر احمدیت پر چونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل کا سایہ تھا اس لئے یہ مخالفتوں کی آندھیوں اور فسادات کے گھٹا ٹوپ بادلوں میں صحیح وسلامت اپنی منزلِ مقصود کی طرف گامزن رہی۔ اور بیش از بیش ترقیات حاصل کرتی ہوئی اکنافِ عالم میں پھیل گئی۔

خطوکتابت کرتے ہوئے
خریداری نمبر ضرور تحریر کیجیے
(مینیجر بدر قادیان)

تنزانیہ مشرقی افریقہ کے شہر موروگورو میں عظیم الشان احمدیہ مسجد کی تعمیر

بقیہ صفحہ اوّل

علیہ السلام کا اعلانِ حق دُہرایا۔ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے وہ بیعت کر کے داخل سِلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے۔ آپ موروگورو شہر کے [illegible] اور خدا تعالیٰ کے فضل سے صاحب حیثیت ہیں اور تمام مرکزی اور مقامی مالی تحریکوں میں حصّہ لیتے ہیں۔ بیعت کرنے سے پہلے انہوں نے اپنا ایک خواب بیان کیا۔ انہوں نے بتایا کہ مَیں نے تمہارے جیسا ایک شخص خواب میں دیکھا۔ پگڑی اور اچکن ایسی ہی تھی اور ایک ندی کے پُل پر اس نے مجھے باجماعت نماز پڑھائی۔

مکرم جناب ڈاکٹر طفیل احمد صاحب ڈار نے آج سے پندرہ برس پہلے ہی مسجد احمدیہ موروگورو کے لئے پلاٹ حاصل کر لیا تھا۔ اس سِلسلہ میں اُنہیں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ جو پلاٹ انہوں نے مسجد کے لئے منتخب کیا تھا وہ تو نہ مل سکا لیکن جیساکہ ہمیشہ ہی اللہ تعالیٰ کا اپنی جماعت کے ساتھ سلوک رہا ہے ہمیں اُس کی نسبت بہت بڑا باموقع قیمتی پلاٹ مل گیا۔ جو بلند جگہ پر شہر کے قلب میں تین بڑی اور پختہ سڑکوں کے درمیان واقع ہے۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس پر مسجد تعمیر ہو چکی ہے۔ اور اور اس کا ۳۵ فٹ بلند مینار جو دُور سے نظر آتا ہے اور جس پر بڑا خوبصورت چاند اور ستارہ بھی نصب کیا گیا ہے۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی توحید اور اسلام کی عظمت کا اعلان کر رہا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

افتتاحِ مسجد کی رُوئداد بیان کرنے سے قبل تعمیرِ مسجد کے سلسلہ میں مشکلات کا کسی حد تک ذکر کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

ملک کو آزادی ملنے سے پہلے بھی اور حصولِ آزادی کے بعد بھی ٹانگانیکا افریقن نیشنل یونین حکمران سیاسی جماعت جو کہ اس ملک کی واحد سیاسی جماعت ہے، ہمارے اِس پلاٹ کے نہایت موزوں محلِ وقوع کے پیشِ نظر اپنے تمام سیاسی جلسے اسی جگہ کیا کرتی تھی۔ ملک کے قریباً تمام قابلِ ذکر سیاسی راہنماؤں نے جن میں خود صدرِ مملکت بھی شامل ہیں کئی بار اس جگہ تقاریر کیں۔ اس پلاٹ کی اتنی اہمیت بڑھ گئی کہ ــ "TANU" "حکمران سیاسی جماعت نے اس پر اپنا ریجنل آفس بنانے کا فیصلہ کر لیا اور اس سلسلہ میں سیمنٹ بلاک تیار کر لئے گئے اور نقشہ بھی تیار کر لیا گیا۔ مگر چونکہ پلاٹ ہماری ملکیت میں تھا۔ اسلئے حکومت نے ۱۹۶۶ء میں ہمیں فوراً تعمیر کا کام شروع کرنے کا نوٹس دے دیا۔ سب سمجھتے تھے کہ صرف ایک افریقن احمدی اور ایک افریقن مُبلغ شہر میں ہے۔ مسجد وغیرہ شاندار ہرگز نہ بنا سکیں گے۔ لیکن ہمارے

بھائیوں نے ہمت کر کے نقشہ تیار کرا کے پاس کرا لیا۔ اس پر ہمارے بھائیوں پر ہر طرف سے دباؤ ڈالا گیا کہ آپ یہ پلاٹ چھوڑ دیں۔ آپ کو کسی اور جگہ پلاٹ دے دیا جائے گا۔ لیکن ہمارے مخلص دوستوں نے اپنا حق چھوڑنے سے انکار کر دیا۔

مکرم یحیٰی عبداللہ صاحب کو مرعوب کرنے کی خاطر ڈسٹرکٹ کمشنر صاحب نے انہیں سیاسی جماعت کے دفتر میں بُلا کر کہا کہ تم یہاں اکیلے ہو یہاں مسجد کیسے بناؤ گے۔ اور اس کا کیا فائدہ ہے؟ ہمارے مخلص بوڑھے بھائی نے (جو خدا تعالیٰ کے فضل سے اِن دنوں جماعت احمدیہ موروگورو کے صدر ہیں) انہیں جواب دیا کہ پلاٹ احمدیہ مسلم مشن کی ملکیت ہے۔ اور یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب خانہ خدا تعمیر فرمایا تھا اس وقت بھی تو وہاں نمازیوں کی تعداد زیادہ نہ تھی خدا تعالیٰ نمازی بھی پیدا فرمائے گا۔

اِس پر عادل افریقن حکمرانوں نے کمشنر صاحب کی ہدایت پر اہالیانِ شہر کے اجلاس میں اعلان کیا کہ یہ پلاٹ جماعت احمدیہ کا ہے اور وہ سالہا سال سے اس کا ٹیکس ادا کرتی رہی ہے لہٰذا وہی یہاں اپنا مشن ہاؤس اور مسجد تعمیر کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ اور یہ کہ سیاسی پارٹی اپنے جلسوں کے لئے کوئی اور جگہ انتخاب کرے۔ فالحمدُ للہ علیٰ ذٰلک۔

اس عادلانہ فیصلہ کے بعد احبابِ جماعت نے مل جل کر حتی المقدور مشن ہاؤس کی تعمیر کا کام شروع کر دیا جس میں برادرم مکرم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق نے بھی حصّہ لیا۔ آپ ۱۹۶۷ء میں یہاں تشریف لائے اور ۱۹۶۸ء کے آخر میں اس عاجز کو موروگورو میں تعینات کیا گیا۔

تعمیرِ مسجد، مشن ہاؤس اور دیوار احاطہ کے سِلسلہ میں مخلصین سِلسلہ نے مالی قربانیاں پیش کیں۔ مکرم ڈاکٹر طفیل احمد صاحب ڈار نے جو ۱۹۶۹ء کے آخر تک موروگورو جماعت کے صدر رہے ہیں۔ ۹۰۰/- شلنگ عطا کیا اور مکرم جناب چوہدری ظہیر احمد صاحب آف ٹبورا نے ۱۵۰۰/- شلنگ کا عطیہ دیا (آپ آجکل سخت مصائب میں پھنسے ہوئے ہیں دوست دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے آمین) مکرم جناب شیخ یحیٰی عبداللہ، مکرم جناب شیخ صالح مبارک مکرم جناب محمد سعید احمد صاحب لون اور مکرم جناب چوہدری افتخار احمد صاحب ایاز نے بھی بڑھ چڑھ کر مالی اور اخلاقی امداد کی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہمارا دار التبلیغ مکمل ہو کر یکم جنوری ۱۹۶۹ء کو رہائش کے قابل ہوا۔ ازاں بعد وسیع قطعہ زمین کے گرد چار دیواری وغیرہ دوسرے لوازمات زیرِ تعمیر رہے۔

مکرم مولانا محمد منور صاحب مبلغ انچارج تنزانیہ جب رخصت گزار کر پاکستان سے واپس تشریف لائے تو انہوں نے عاجز کی بہت حوصلہ افزائی فرمائی اور فروری ۱۹۷۰ء میں ایک ٹھیکیدار صاحب کو مسجد تعمیر کرنے کا ٹھیکہ دیدیا۔ سامانِ تعمیر لکڑی لوہا، سیمنٹ وغیرہ ہم مہیا کرتے رہے۔ آخر اللہ تعالیٰ کے خاص فضل واحسان سے وہ دن آیا کہ اس علاقہ میں صحیح رنگ میں پیغام حق پہنچانے کے کام کا آغاز ہوا۔ یعنی مبلغ انچارج تنزانیہ مکرم جناب مولانا محمد منور صاحب نے ۲۳/۸ بروز اتوار نمازِ عصر کے بعد خدائے واحد کی عبادت اور اس کی توحید کی اشاعت کے لئے تعمیر شدہ خوبصورت مسجد احمدیہ موروگورو کے افتتاح کا اعلان فرمایا۔

جماعت کے فیصلہ کے مطابق ۲۳ اگست ۱۹۷۰ء کا دن افتتاحِ مسجد کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ تمام جماعتہائے احمدیہ تنزانیہ کو اس مبارک تقریب میں شمولیت کے لئے بذریعہ "اخبار احمدیہ" اطلاع ہو چکی تھی۔ حکومت کے ذمہ دار افسران کمشنری، ضلع، ٹاؤن کونسل سیاسی لیڈروں اور ہر مذہب وملت اور رنگ ونسل کے معززین وشرفاء کو دعوت نامے بھیجے گئے۔

دُور دُور سے جماعتوں کے نمائندگان تاریخ مقررہ سے دو تین روز پیشتر ہی آنے شروع ہو گئے تھے۔ جن کی رہائش وخوراک کا مقامی جماعت کی طرف سے خاطر خواہ انتظام تھا۔

مکرم مولانا محمد منور صاحب مورخہ ۲۲/۸ بروز ہفتہ دوپہر کی بس پر دار السلام سے تشریف لائے۔ عاجز نے مقامی احمدی دوستوں اور مہمانوں کے ساتھ آپ کا استقبال کیا۔ آپ کی معیت میں سب دوست پیدل دار التبلیغ کی طرف روانہ ہوئے جس سے موروگورو نے جلوس کی شکل میں پہلی بار یہ ایمان افروز نظارہ دیکھا۔ دوسرے دن مکرم مولوی عبد الباسط صاحب بھی اُسی وقت بذریعہ بس تشریف لائے اُن کا بھی اسی طرح استقبال کیا گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

دوسرے دن وقتِ مقررہ پر عین پروگرام کے مطابق کارروائی کا آغاز ہوا۔ لاؤڈ اسپیکر کا انتظام تھا۔

۴½ بجے بعد نمازِ عصر تین افریقن بھائیوں نے باری باری ادعیۃ القرآن کی قرأت کی اور حاضرین بھی زیرِ لب دُعاؤں کا وِرد کرتے رہے۔ عورتوں کے لئے مسجد کے اندر انتظام تھا۔ اور مَردوں کا اجتماع مسجد سے ملحقہ وسیع پلاٹ میں ہوا صدارت کے فرائض مکرم مولانا محمد منور صاحب نے ادا کئے۔ مکرم معلم علی سالم صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔

مکرم معلم مالک بنسگیرہ صاحب نے اس موقع کے لئے لکھی ہوئی اپنی تازہ نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ ان کے بعد دار السلام کے مخلص احمدی دوست مکرم معلم سُلطان محمد صاحب نے حاضرین کو موصول شدہ پیغامات کا خلاصہ سُنایا۔

پھر اس عاجز نے جماعت احمدیہ موروگورو اور تحریک جدید مشن کی طرف سے اُن تمام حکام اور مختلف مذہب وملت کے معززین کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس خانۂ خدا کی تعمیر کے سلسلہ میں ہماری اخلاقی یا مالی اعانت کی تھی۔ اُن معاونین میں سے بعض کا خصوصی ذکر بھی کیا گیا۔

سب سے آخر میں صاحبِ صدر نے اسلام میں مسجد کی اہمیت پر سواحیلی زبان میں اپنا مضمون پڑھا جس سے حاضرین خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت متاثر ہوئے۔ اس کے بعد حاضرین کی مشروبات اور ماکولات سے تواضع کی گئی۔ اس دعوت کے خرچ اور تیاری کے سلسلہ میں مکرم محمد سعید احمد صاحب لون اور اہلیہ صاحبہ مکرم جناب چوہدری افتخار احمد صاحب ایاز خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے آمین۔

حاضرین کی تعداد قریباً ۲۵۰ تھی۔ جن میں ہر طبقہ کے لوگ شامل تھے۔ کمشنر صاحب خود تو انتخابی مہم کے سلسلہ میں دار السلام تشریف لے جا رہے تھے۔ اُن کی طرف سے معذرت کا خط آ گیا لیکن ان کی جگہ حکومت اور سیاسی جماعت کے سب سے بڑے افسر ریجنل ایڈمنسٹریٹو سیکرٹری صاحب تشریف لائے، ایکٹنگ ڈپٹی کمشنر صاحب، ایک ایڈمنسٹریٹو افسر صاحب۔ ریجنل انفرمیشن افسر صاحب۔ ایک پادری صاحب اور حکومت کے ایک بہت بڑے کارخانہ کے منیجر بھی تشریف لائے۔ ایک انگریزی روزنامہ، ایک سواحیلی روزنامہ اور ایک سواحیلی ہفت روزہ اخبار میں مسجد کے افتتاح کی خبر شائع ہوئی۔

احباب کی خدمت میں عاجزانہ درخواستِ دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ اِس مسجد کو لاکھوں سعید رُوحوں کی ہدایت کا موجب بنائے اور یہ مسجد عباد اللہ الصّالحین سے ہمیشہ بھری رہے۔ نیز یہ کہ ہم کمزور اور نالائق خدام کو صحیح رنگ میں خدمتِ دین بجا لانے کی توفیق بخشے، اور انجام بخیر فرمائے۔

اللّٰھمّ آمین۔

کینیا (مشرقی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

ممباسہ اور ٹاویٹا کے علاقوں کا کامیاب تربیتی و تبلیغی دورہ!

(مکرم مولوی بشیر احمد صاحب اختر مبلغ ٹاویٹا۔ کینیا)

مکرم مولوی جمیل الرحمٰن صاحب رفیق مبلغ انچارج کینیا مشن ماہِ ہجرت ۱۳۴۹ ہش کے آخری ہفتہ میں ممباسہ اور ٹاویٹا کے تبلیغی و تربیتی دورے پر روانہ ہوئے۔ ممباسہ میں آپ نے ۲۹ ہجرت سے ۳؍ احسان تک قیام کیا۔ اس کے دوران آپ نے ممباسہ اور قریبی مقامات میں تقاریر اور انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ پیغامِ حق پہنچایا۔ اس علاقہ میں ہمارے مبلغ مکرم احمد شمشیر صاحب سوکیہ متعین ہیں۔ جو جزیرہ مارشس کے رہنے والے ہیں۔ اور بڑی تندہی سے فریضۂ تبلیغ بجا لا رہے ہیں۔

۲۹؍ ہجرت کو جمعہ تھا۔ رفیق صاحب نے خطبہ میں اسلامی اذان کی حکمت بیان کی۔ اسی روز بعد دوپہر آپ مکرم سوکیہ صاحب کے ہمراہ نیو ایرا (New Era) سیکنڈری سکول گئے۔ سوکیہ صاحب اس سکول میں ہر جمعہ مسلم طلباء کو دینیات پڑھاتے ہیں۔ رفیق صاحب نے طلباء کو خطاب کیا جس میں آپ نے کفنِ مسیحؑ کے بارہ میں سائنسی تحقیق پر روشنی ڈالی۔ بعد میں طلباء کے سوالوں کے جواب دیئے۔ ازاں بعد آپ ممباسہ ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ میں گئے اور طلباء کو اخبارات دیئے۔

اگلے دن آپ ریلوے کسٹم آفس گئے۔ افسر انچارج ایک عرب احمدی نوجوان مسٹر حسین صالح حفیظ ہیں۔ یہ بہت مخلص احمدی ہیں۔ وہاں کئی افراد سے ملاقات اور تبلیغی گفتگو کرنے کا موقع ملا۔ ان سب کو لٹریچر دیا گیا۔ اسی روز شام کو جماعتِ احمدیہ ممباسہ نے دعوتِ عصرانہ کا انتظام کیا جس میں پچاس غیر از جماعت افراد بھی شامل ہوئے۔ ان میں عرب، افریقن اور ایشین تھے۔ سب سے پہلے نمازِ عصر ادا کی گئی جس میں سب حاضرین شریک ہوئے۔ چائے سے قبل رفیق صاحب نے حاضرین سے خطاب کیا جس میں آپ نے قرآن مجید کی روشنی میں صداقتِ احمدیت ثابت کی۔ سب لوگ ہمہ تن گوش تھے۔ تقریر کے بعد آپ نے حاضرین کے متعدد سوالوں کے جواب دیئے۔

بروز اتوار مالنڈی کا پروگرام تھا۔ یہ جگہ ممباسہ سے قریباً اسی ۸۰ میل کے فاصلہ پر ساحلِ سمندر پر واقع ہے۔ مبلغین کے علاوہ احبابِ جماعت بھی اس پروگرام میں شریک ہوئے۔ احمدی نوجوان ٹاؤن میں تبلیغ کرتے رہے۔ صرف ایک گھنٹے کی قلیل مدت میں ۷۴ شلنگ کا لٹریچر فروخت ہوا۔

سوموار کو احمدی احباب کے گھروں پر جا کر ان سے ملاقات کی۔ علاوہ ازیں آپ لیکونی سکول آف بلائینڈز میں گئے۔ وہاں مسلم طلباء بھی زیر تعلیم ہیں۔ جنہیں ہمارے ایک احمدی دوست مکرم تسلیم عفیف صاحب بڑی محنت سے پڑھاتے ہیں۔ آپ نہایت مخلص اور جوشیلے احمدی ہیں۔ رفیق صاحب نے طلباء کو خطاب کیا۔ جس میں آپ نے خاص طور پر علم کی اہمیت اور اس کے حصول پر زور دیا۔ بعد میں ان کے متعدد سوالات کے جوابات دیئے۔

منگل مورخہ ۲؍ احسان کو آپ سوکیہ صاحب کے ہمراہ سرکاری دفاتر میں گئے اور افسران و دیگر کارکنان کو تبلیغ کی اور لٹریچر تقسیم کیا۔ سب ہماری تبلیغی مساعی کے مداح نظر آتے۔ ان میں OLD PORT کے ایک مسلم کسٹم آفیسر ہیں۔ جنہوں نے ہماری انگریزی تفسیر القرآن کا مکمل سیٹ خریدا ہوا ہے۔

بدھ کو کوآلے جانے کا پروگرام تھا۔ یہ جگہ ممباسہ ٹاؤن سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس جگہ ایک گورنمنٹ سیکنڈری سکول ہے جہاں ہمارے مشن کو مسلم طلباء کو دینیات پڑھانے کی اجازت ملی ہے۔ گزشتہ سال سے مکرم سوکیہ صاحب یہ فریضہ بجا لا رہے ہیں۔ باقاعدگی سے آپ ہفتہ میں دو دفعہ پڑھانے جاتے ہیں۔ ان طلباء میں سے بعض نے بیعت بھی کی ہے۔ فالحمدُ للہ۔

رفیق صاحب نے اس سکول میں احمدیت پر دو تقاریر کیں۔ بعدہٗ طلباء کے سوالوں کے جواب دیئے۔ طلباء نے تقاریر میں بہت دلچسپی لی۔ دوپہر کا کھانا وہاں کے ایک احمدی دوست مکرم علی ورا کا صاحب کے ہاں تھا۔ کھانے پر ڈسٹرکٹ آفیسر بھی مدعو تھے۔ ان سے مذہبی گفتگو ہوئی۔ اسی روز عصر کے وقت گولینی سکول میں عصرانہ کا انتظام تھا۔ جس میں آپ نے اسلام کی صداقت پر تقریر کی۔ اس اجلاس کی صدارت ڈسٹرکٹ آفیسر نے کی۔ حاضرین آپ کے اس خطاب سے بہت متاثر ہوئے۔ اس تقریب میں سکول کی اونچی کلاسوں کے طلباء، سٹاف ممبران اور بعض سرکاری افسران بھی مدعو تھے۔

ممباسہ قیام کے دوران ایک روز سیف بن سالم لائبریری کے چیف لائبریرین کو محترم وکیل التبشیر صاحب کی طرف سے انگریزی ترجمۃ القرآن اور بعض دیگر کتب پیش کیں جو انہوں نے بخوشی قبول کیں۔ اس لائبریری میں ہمارے دونوں اخبار "ایسٹ افریقن ٹائمز" اور "ماپینزی یا مونگو" باقاعدگی سے آتے ہیں۔

ممباسہ کے ہفتہ بھر کے کامیاب دورہ کے بعد رفیق صاحب سوکیہ صاحب کے ہمراہ ٹاویٹا کے دورہ پر روانہ ہوئے۔ ٹاویٹا ممباسہ سے ۱۰۷ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس علاقہ میں ہماری دو جماعتیں ہیں۔

آپ مورخہ ۴؍ احسان کی شام کو ٹاویٹا پہنچے۔ مورخہ ۵؍ احسان کو کیٹوبو کی احمدی جماعت میں جمعہ پڑھایا۔ نماز جمعہ کے بعد جماعت کے عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا۔ سب احباب نے مل کر کھانا کھایا۔ اس کے بعد مبلغین ہر احمدی کے گھر پہنچے۔ جس سے افریقن احمدی احباب بہت خوش ہوئے۔ دو احمدی دوست دوسری جماعت کیٹو گوٹو سے نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے کیٹوبو پہنچے۔

مورخہ ۶؍ اور ۷؍ احسان کو اس علاقہ کی احمدی جماعتوں کیٹوبو اور کیٹو گوٹو کا اجتماعی جلسہ ایلڈورو کے مقام پر ہوا۔ جہاں ہماری پختہ مسجد اور مبلغ کا مکان موجود ہے۔ زیرِ تعمیر مسجد کے اندر ہی ہمارا جلسہ منعقد ہوا۔ مبلغین کے علاوہ احبابِ جماعت نے بھی تقاریر کیں اور سواحیلی میں نظمیں پڑھیں۔ حاضرین میں چند غیر احمدی و عیسائی افراد بھی تھے۔ خدا کے فضل سے جلسہ کے دوران بڑا روحانی اور پُر کیف سماں تھا۔ کیٹوبو سے بھی جو ایلڈورو سے دس میل کے فاصلہ پر ہے۔ احبابِ جماعت وہاں سائیکلوں پر آئے۔ ایک احمدی دوست ۲۵ میل سے آئے۔ کیٹو گوٹو جماعت کے عہدیداران کا انتخاب بھی ہوا۔

جلسہ کے بعد سب احباب نے مل کر کھانا کھایا۔ پھر رفیق صاحب دیگر مبلغین کی معیت میں مختلف احمدی احباب کے گھروں میں تشریف لے گئے۔ ہر احمدی خوش و خرم تھا۔

۸؍ تاریخ بروز سوموار ٹاویٹا سے ۱۵ میل کے فاصلہ پر زیوانی جانے کا پروگرام تھا۔ وہاں ایک پرائمری سکول ہے جہاں ہمارے ایک احمدی دوست مسٹر رمضانی محمد صاحب ہر جمعہ مسلم طلباء کو پڑھاتے ہیں۔ سکول کے ہیڈ ماسٹر نے اپنے سکول میں تقریر کا انتظام کیا۔ چنانچہ رفیق صاحب نے چھٹی اور ساتویں کلاسوں کے قریباً اسّی طلباء کو خطاب کیا۔ بعد میں سوالات کا سلسلہ شروع ہوا۔ ہیڈ ماسٹر نے نصف گھنٹہ تقریر کے لئے دیا تھا۔ لیکن پروگرام کی دلچسپی کے باعث انہوں نے کہا کہ اس سلسلہ کو جاری رکھا جائے۔ چنانچہ ڈیڑھ گھنٹہ پروگرام جاری رہا۔ یہاں تک کہ چھٹی کی گھنٹی بج گئی۔

واپس ممباسہ جاتے ہوئے رستہ میں Wundanyi اور Mwatate بھی تشریف لے گئے Wundanyi میں ہمارے ایک احمدی دوست مسٹر Ali Mwinyi ہیں جو ڈسٹرکٹ کمشنر کے دفتر میں کام کرتے ہیں۔ ان سے ملاقات ہوئی۔ انہیں کے ہاں نمازیں ادا کیں۔ اس کے بعد وہاں کے ہائی سکول گئے۔ ہیڈ ماسٹر بڑے تپاک سے ملا۔ طلبہ Mwatate ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر اور بعض مسلم اساتذہ سے بھی ملاقات ہوئی۔ ہم سے مل کر وہ بہت خوش ہوئے۔ ان سب کو اخبارات دیئے گئے۔

اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ دورہ نہایت کامیاب رہا۔ اللہ تعالےٰ اس کے بہترین نتائج پیدا فرمائے اور ہماری حقیر مساعی میں برکت ڈالے۔ ٭

قسط نمبر (۳)

فہرست وعدہ جات نصرت جہاں ریزرو فنڈ!

وہ خوش نصیب احباب جن کو اپنے آقا و امام ایدہٗ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبّیک کہنے کی توفیق ملی ہے اُن کے نام بغرضِ دُعا شائع [illegible] یہی فہرست حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہٗ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھی پیش کردی گئی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کی قربانی کو قبول فرمائے اور ایفائے عہد کی توفیق عطا کرے آمین ؛

(ناظر بیت المال (آمد) قادیان)

مکرم عبدالمطلب خان صاحب	کیرنگ	۱۰۰ — ۰۰
〃 نذیر خان صاحب	〃	۱۰۰ — ۰۰
〃 شیخ سلیم الدین خان صاحب	〃	۱۰۰ — ۰۰
مکرمہ اہلیہ طاہر امین صاحب	〃	۵۰ — ۰۰
〃 امۃ الحی صاحبہ بنت طاہر امین صاحب	〃	۵۰ — ۰۰
مکرم نورالدین خان صاحب	〃	۳۰ — ۰۰
〃 انیاز خان صاحب	〃	۲۰ — ۰۰
〃 ثناء اللہ خان صاحب	〃	۲۰ — ۰۰
〃 تجمل علی خان صاحب	〃	۲۰ — ۰۰
〃 لطیف الرحمٰن خان صاحب	〃	۲۰ — ۰۰
〃 شمیم احمد خان صاحب	〃	۲۰ — ۰۰
مکرمہ سلیمہ بی بی صاحبہ اہلیہ منشی خان صاحب	〃	۲۰ — ۰۰
مکرم مولوی عبدالمالک صاحب شاکر	〃	۳۰ — ۰۰
〃 سید محمد موسےٰ صاحب مبلغ	سونگڑہ	۱۰۰ — ۰۰
〃 عبدالرزاق صاحب منگلوری	بمبئی	۵۰۰ — ۰۰
〃 محمد سلیمان خان صاحب بی۔ اے۔	〃	۵۰۰ — ۰۰
〃 پی۔ عبدالرزاق صاحب	〃	۵۰۰ — ۰۰
〃 پی۔ عبدالمجید صاحب	〃	۵۰۰ — ۰۰
〃 بشیر محمد خان صاحب	〃	۵۰۰ — ۰۰
〃 محمد صالح صاحب	کرونا گاپلی	۵۰۰ — ۰۰
〃 شیخ محمد صدیق صاحب	کرونا گاپلی	۱۰۰ — ۰۰
〃 عبدالشکور صاحب	〃	۵۰ — ۰۰
مکرمہ مریم بی بی صاحبہ	〃	۲۰ — ۰۰
〃 فاطمہ بی بی صاحبہ	〃	۲۰ — ۰۰
〃 سوربت بی بی صاحبہ اہلیہ بشارت احمد صاحب	〃	۲۰ — ۰۰
〃 زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد احمد صاحب	〃	۲۰ — ۰۰
〃 خیران بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی عبدالمالک صاحب	〃	۲۰ — ۰۰
〃 موزیہ بی بی صاحبہ اہلیہ شیخ قمر علی صاحب	〃	۲۵ — ۰۰
〃 عالیہ بی بی صاحبہ اہلیہ ثانی 〃 〃 〃	〃	۵۰ — ۰۰
مکرم شیخ یوسف علی صاحب	〃	۲۵ — ۰۰
مکرمہ طاہر بی بی صاحبہ اہلیہ کرم علی صاحب	〃	۲۵ — ۰۰
مکرم شیخ قائم علی صاحب	〃	۲۰ — ۰۰
〃 شیخ مکرم علی صاحب	〃	۲۵ — ۰۰
〃 شیخ قمر علی صاحب	〃	۱۰ — ۰۰
مکرمہ جیرا بی بی صاحبہ اہلیہ شیخ عثمان صاحب	〃	۱۰ — ۰۰
〃 کھلو بی بی صاحبہ اہلیہ شیخ عمر صاحب	〃	۱۰ — ۰۰
〃 محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ حسین خان صاحب	〃	۱۰ — ۰۰
〃 امۃ الحی بیگم صاحبہ	〃	۲۵ — ۰۰
مکرم ایوب محمد صاحب	〃	۲۵ — ۰۰
〃 [illegible] حق صاحب	چودوار	۱۰۰ — ۰۰
〃 شیخ آدم صاحب	〃	۱۰۵ — ۰۰
〃 شیخ [illegible] احمد صاحب ابن شیخ آدم صاحب	〃	۱۰۰ — ۰۰
مکرمہ حیاۃ بی بی صاحبہ اہلیہ شیخ آدم صاحب	چودوار	۵۰ — ۰۰
مکرم اعظم احمد صاحب ابن 〃 〃 〃	〃	۱۵ — ۰۰
مکرمہ رافعہ بی بی صاحبہ بنت 〃 〃 〃	〃	۱۰ — ۰۰
مکرم انظم احمد صاحب ابن 〃 〃 〃	〃	۱۰ — ۰۰
〃 محمود احمد صاحب 〃 〃 〃 〃	〃	۵ — ۰۰
〃 فاروق احمد صاحب 〃 〃 〃 〃	〃	۵ — ۰۰
〃 فضل الرحمٰن خان صاحب	〃	۵۱ — ۰۰
〃 مجیب الرحمٰن خان صاحب	〃	۵۱ — ۰۰
〃 شیخ عبدالعزیز صاحب		۱۵۰ — ۰۰
〃 منشی خان صاحب	〃	۵۰ — ۰۰
〃 سید منظور احمد صاحب	بھوبنیشور	۵۰۰ — ۰۰
〃 سید سرور صاحب	〃	۵۰۰ — ۰۰
〃 سید عبدالسلام صاحب	〃	۵۰۰ — ۰۰
〃 مولوی خلیل الدین صاحب	نیالی	۵۰ — ۰۰
عزیز عبدالقدیر صاحب ابن خلیل الدین صاحب	〃	۱۰ — ۰۰
مکرمہ حبیبہ خاتون صاحبہ اہلیہ 〃 〃 〃	〃	۴۰ — ۰۰
مکرم منظور احمد صاحب ریٹائرڈ	کیپٹل	۵۰۰ — ۰۰
〃 حاجی بشیر احمد صاحب	جوبورہ	۲۰ — ۰۰
〃 شریف احمد خان صاحب	رورکلہ	۱۵۰ — ۰۰
〃 صوبیدار شفیق احمد خان صاحب	〃	۱۰۰ — ۰۰
〃 جمعدار بقاء الرحمٰن خان صاحب	〃	۱۰۰ — ۰۰
〃 شیخ پنجو صاحب	〃	۵۰ — ۰۰
〃 جمال محمد صاحب	〃	۵۰ — ۰۰
〃 نواب خان صاحب	〃	۵۰ — ۰۰
〃 بابو خان صاحب	〃	۱۵ — ۰۰
〃 شیخ یوسف صاحب	〃	۵۰ — ۰۰
〃 احمد خان صاحب	〃	۵۰ — ۰۰

اعلانِ نکاح

عزیزم عبدالماجد سلمہٗ ایم۔ اے۔ ایم۔ ایڈ (علیگ) ریسرچ سکالر شعبہ تعلیمات مسلم یونیورسٹی علیگڈھ یو۔پی کا نکاح مہر جہاں سلمہا ایم۔ اے۔ بی۔ ایڈ (آگرہ) لکچرر شری کماری پاٹھک گرلز کالج شاہجہانپور کے ساتھ بعوض مبلغ چار ہزار چار سو چوالیس روپے (-/۴۴۴۴) حق مہر محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مورخہ ۱۰ راکتوبر ۱۹۷۰ء کو بعد نمازِ عصر مسجد مبارک قادیان میں پڑھایا۔

احبابِ کرام دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو سلسلہ احمدیہ کے لئے بابرکت بنائے اور یہ نکاح مثمر ثمرات حسنہ ہو آمین ثم آمین۔

خاکساران: عبدالباسط و محمد عقیل محلہ تارین بہادر گنج۔ شاہجہانپور (یو۔پی)

نوٹ:۔ محترم عبدالباسط صاحب اور محترم محمد عقیل صاحب نے اعانتِ بدر کے لئے اس خوشی میں مبلغ دس روپے ارسال فرمائے ہیں۔ فجزاھما اللہ احسن الجزاء۔

(ادارہ)

احمدیت مسلسل مالی قربانی کی متقاضی ہے

حُنَین کی جنگ میں جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اکیلے رہ گئے تو آپؐ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا۔ آواز دو کہ اے انصار! اللہ کا رسول تمہیں بلاتا ہے۔ صحابہؓ نے جب یہ آواز سُنی تو انہیں یوں معلوم ہوا کہ صُورِ اسرافیل پھونکا گیا ہے۔ اس وقت ان کے گھوڑے اور اونٹ بھاگے جا رہے تھے۔ اس حالت میں ان کا لوٹنا بہت مشکل تھا۔ انہوں نے اپنی سواریوں کی گردنیں کاٹ دیں۔ اور سواریاں چھوڑ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے گرد لبّیک یا رسول اللہ لبّیک کہتے ہوئے جمع ہوگئے۔ (الفضل یکم فروری ۱۹۴۶ء)

مخلص بھائیو! اس زمانے میں آپ احباب بھی مسیحِ محمدی کی آواز پر لبّیک کہتے ہوئے اس کے مبارک ہاتھ پر جمع ہوئے ہیں۔ اس لئے آپ بھائیوں کا بھی فرض ہے کہ آپ اسی قسم کی قربانی کا نمونہ پیش کریں، جو صحابہؓ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا تھا۔ وہ دَور جانی قربانی کا دَور تھا۔ لیکن یہ دَور مالی قربانی کا ہے۔ پس احباب جماعت کو چاہیئے کہ خدا کے خلیفہ کی ہر آواز پر لبّیک کہتے ہوئے — لبّیک یاخلیفۃ اللہ لبّیک کہتے ہوئے میدانِ جہاد میں کُود پڑے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:—

”میں جماعت کو توجّہ دلاتا ہوں کہ تم اپنے اندر اخلاص اور محبت پیدا کرو اور دن رات سلسلہ کے لئے قربانیاں کرکے اپنے آپ کو ان لوگوں میں شامل کرو جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی۔ سلسلہ کے کاموں کو اپنے کاموں پر مقدم سمجھو۔ سلسلہ کی مالی ضروریات کو اپنی مالی ضروریات پر مقدم سمجھو۔ اور اپنے اندر وہ حالت پیدا کرو کہ جب کبھی خدا کی آواز تمہارے کانوں میں پڑے تمہارا سر اسی جگہ جھک جائے۔ اور تمہارے اندر اس کے خلاف ایک ذرہ بھی جنبش پیدا نہ ہو۔ یہ وہ ایمان ہے جو حقیقی ایمان کہلاتا ہے۔ جو دل سے ہر قسم کا گند دُور کرکے انسان کو قوم کا سپاہی بنا دیتا ہے۔“

پس ہر بھائی کا فرض ہے کہ وہ اپنے آپ کو احمدیت کا سچا سپاہی سمجھتے ہوئے اور سلسلہ کی ضروریات کو اپنی ضروریات پر مقدم سمجھتے ہوئے مالی جہاد میں اپنا قدم پیچھے نہ رکھیں بلکہ آگے ہی آگے بڑھاتے جائیں۔ ۳۱ اکتوبر تک مالی سال کا نصف اوّل ختم ہونے میں چند دن باقی ہیں۔ عہدیدارانِ جماعت کا فرض ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کا جائزہ لیں کہ کیا وہ بجٹ کے مطابق چندہ جات کی ادائیگی کر رہے ہیں؟ اگر نہیں تو اپنی جد و جہد کو تیز کرتے ہوئے اس کمی کو جلد پُورا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

آپ کا چندہ اخبار ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ ماہ نبوّت ۱۳۴۹ ہش مطابق نومبر ۱۹۷۰ء میں کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اوّلین فرصت میں ایک سال کا چندہ مبلغ دس روپے بھجوا کر ممنون فرمائیں تاکہ ان کے نام اخبار جاری رہ سکے۔ اگر ان کی طرف سے چندہ وصول نہ ہوا تو چندہ ختم ہونے کی تاریخ کے بعد ان کے نام اخبار بدر کی ترسیل بند کر دی جائے گی۔

امید ہے کہ اخبار کی افادیت کے پیشِ نظر تمام احباب جلد رقم ارسال کرکے ممنون فرما دیں گے۔ ان احباب کو بذریعہ خط بھی اطلاع دی جا رہی ہے۔

منیجر بدر قادیان

نمبر خریداری	اسماء خریداران	نمبر خریداری	اسماء خریداران
۱۰۰۷	مکرم ایم محمد شمس الدین صاحب	۱۴۴۷	مکرم سید غوث صاحب
۱۰۱۲	" محمد نعیم صاحب۔	۱۴۸۶	" عبد الواحد صاحب۔
۱۰۲۷	" میر عبد الجلیل صاحب۔	۱۵۸۵	" محمد جمیل صاحب عباسی۔
۱۰۴۵	مکرمہ سعیدہ اختر صاحبہ۔	۱۶۳۶	" محمد عنایت اللہ صاحب۔
۱۰۵۷	مکرم عنایت حسین خانصاحب۔	۱۶۷۹	" شیخ ابراہیم صاحب۔
۱۱۰۳	" سیّد منوّر احمد صاحب۔	۱۶۹۹	" سیّد ناصر احمد صاحب۔
[illegible]	" شری پنڈت شوراج سنگھ صاحب۔	۱۷۰۱	مکرمہ سفرہ بیگم صاحبہ زہرہ
۱۱۵۸	" ایس۔ ایم۔ آئی عارفین صاحب۔	۱۷۱۰	مکرم محمد ابراہیم صاحب
۱۱۸۹	" بابو محمد یوسف صاحب۔	۱۷۱۳	" محمد سرتاج خانصاحب و ایاز
۱۲۳۷	" سیٹھ محمد عبد الحی صاحب۔		احمد خان صاحب۔
۱۲۶۷	" آغا محمد خلیل صاحب۔	۱۷۱۶	" سید افتخار حسین صاحب۔
۱۲۷۳	" ڈاکٹر شمیم احمد صاحب۔	۱۷۱۷	" ڈاکٹر اے۔ آر۔ خان صاحب
۱۲۹۹	" سیّد فضل الرحمن صاحب۔	۱۷۹۸	" ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب۔
۱۳۰۴	" جمال احمد صاحب	۱۸۹۵	" ایس۔ ای احمد صاحب۔
۱۳۴۵	" ایم۔ اے محمد اشرف صاحب	۱۸۹۹	" سیٹھ محمد ادریس صاحب۔
۱۳۵۱	" پی۔ عبد الحمید صاحب۔	۱۹۱۱	" علی محمد الہ دین صاحب ایم۔ اے۔
۱۳۵۴	" نذیر احمد صاحب ہوڈری	۱۹۱۲	" دی عبد الرحیم صاحب۔
۱۳۷۲	" حاجی عبد اللطیف صاحب۔	۱۹۱۶	" محمد صادق صاحب۔
۱۳۸۰	" مولوی اسلم خان صاحب۔	۱۹۲۰	" سیٹھ فاضل کرم علی صاحب۔
۱۴۰۰	" قمر الدین صاحب۔	۱۹۴۳	" محمد ساجد صاحب۔

منظوری قاضی جماعت ہائے احمدیہ بھارت

مندرجہ ذیل جماعتوں میں مندرجہ ذیل قاضی مقرر ہوئے ہیں۔ ان کی منظوری دی جا چکی ہے۔ باقی جماعتیں بھی انتخاب قاضی کرا کر نظارتِ علیا سے منظوری لے لیں:—

حیدرآباد :— مکرم مولوی احمد حسین صاحب قاضی و امام الصلوٰۃ۔

چنتہ کنٹہ :— مکرم سیٹھ محمد اسماعیل صاحب قاضی۔

یادگیر :— مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب غوری قاضی وامین۔

مدراس :— مکرم بابو محمد رفیق صاحب قاضی و سیکرٹری مال و وصایا۔

ہبلی :— مکرم حکیم عبد الرحمن صاحب قاضی و سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و تعلیم

ناظرِ اعلیٰ قادیان

تحریک جدید کے مجاہد کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:—

”یاد رکھو یہ تحریک خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اسلئے وہ اسے ضرور ترقی دے گا۔ اور اس کی راہ میں جو روکیں ہوں گی ان کو بھی دُور کر دے گا۔ اور اگر زمین سے اس کے سامان پیدا نہ ہوں گے تو آسمان سے خدا تعالیٰ برکت دے گا۔“

نیز فرمایا:— ”پس مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے۔ کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی اور ان کی اولادوں کا خدا تعالیٰ متکفّل ہوگا۔ اور آسمانی نور ان کے سینوں سے اُبل کر نکلتا رہے گا۔ اور دنیا کو روشن کرتا رہے گا۔“

وکیل المال تحریک جدید قادیان

قافلہ زائرین برائے جلسہ سالانہ ربوہ

حسب سابق امسال بھی جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت کرنے کے لئے دو صد (۲۰۰) ہندوستانی زائرین کے قافلہ کی منظوری کے لئے حکومت ہند کو درخواست دے دی گئی ہے۔ اس قافلہ میں مستورات اور بچے بھی شامل ہوسکیں گے۔

لہذا ربوہ کے بابرکت جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے کی خواہش رکھنے والے احباب مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۷۰ء تک مقامی امیر یا صدر جماعت کے توسط سے نظارت امور عامہ قادیان میں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ درخواست ارسال فرمادیں:-

نام - ولدیت یا زوجیت - عمر - پیشہ - مکمل پتہ۔

عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں بار بار اعلان فرمادیں اور درخواستیں بروقت بھجوانے کی کوشش کریں۔

یہ امر یاد رہے کہ پاسپورٹ اپنی اپنی صوبائی حکومتوں سے حاصل کرنے ہوں گے۔ جس کے لئے امید کی جاتی ہے کہ مرکزی حکومت کی طرف سے حسب سابق صوبائی حکومتوں کو ہدایت بھجوا دی جائے گی۔

ناظر امور عامہ قادیان

جماعت ہائے احمدیہ یو۔پی کی سالانہ کانفرنس

بمقام رڑکی

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جاچکا ہے کہ اس سال جماعت ہائے احمدیہ یو۔پی کی سالانہ کانفرنس مورخہ ۲۵ اخاء مطابق ۲۵ اکتوبر بروز اتوار بمقام رڑکی ضلع سہارنپور میں ہو رہی ہے۔ ہمارے مخالفین ہر ممکن طریق پر ہماری کانفرنس کو ناکامیاب بنانے کی کوشش میں ہیں۔ اس لئے جماعت ہائے احمدیہ یو۔پی کے احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں رڑکی حاضر ہو کر کانفرنس کو کامیاب کریں۔ خواہ اپنے کاموں کا ہرج ہی کرکے آنا پڑے اور کچھ خدام کو چند دن قبل رڑکی بھجوا دیا جائے تاکہ انتظام میں خدام مدد دے سکیں۔

رڑکی کا پتہ یہ ہے:- YAQUB AHMAD SAHIB

A. 48 Irrigation Research Colony,

ROORKEE (U.P.)

★ — دوست مستورات کو ساتھ نہ لائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

رمضان المبارک کی آمد

جماعتوں میں درس القرآن، نماز باجماعت، تراویح کا خاص انتظام ہونا چاہیئے

رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ چند دنوں تک شروع ہونے والا ہے۔ احباب اور جماعتوں کو اس کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فیضیاب ہونا چاہیئے۔ ہر جماعت خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی، اس میں نماز باجماعت تراویح - درس قرآن کریم کا باقاعدہ انتظام ہونا چاہیئے۔ مبلغین کرام رمضان میں حتی المقدور دورہ نہ کریں۔ بلکہ اپنے ہیڈ کوارٹر میں اگر جماعت بڑی ہو تو درس کا اور دوسری باتوں کا انتظام کریں۔ ورنہ اپنے حلقہ کی کسی بڑی جماعت میں قیام کرکے ان امور کا اہتمام کریں۔ جن جماعتوں میں مبلغ متعین نہیں ہیں ان جماعتوں کے پڑھے لکھے دوستوں میں سے کسی کو تفسیر کبیر سے یا کم از کم تفسیر صغیر ہی سے پڑھ کر درس دینے کے لئے مقرر کیا جائے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

خدمتِ دین سے عمر بڑھتی ہے

وقفِ جدید انجمن احمدیہ کا کام دن بدن وسیع ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اور نئے واقفین زندگی کی ضرورت شدت سے محسوس ہو رہی ہے۔ پس تمام مخلصین جماعت سے گزارش ہے کہ وہ خدمتِ دین کے لئے آگے قدم بڑھائیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں اپنی زندگیاں اس نیک مقصد کے لئے دفتر ہذا کے ذریعہ پیش کریں۔ دیکھئے امام وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز آپ کو وقف کی طرف بلاتی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:-

"انسان اگر چاہتا ہے کہ اپنی عمر بڑھائے اور لمبی عمر پائے تو اس کو چاہیئے کہ جہاں تک ہوسکے خالص دین کے واسطے اپنی عمر کو وقف کرے .... اور آج کل یہ نسخہ بہت کارگر ہے۔ کیونکہ دین کو آج کل ایسے مخلص خادموں کی ضرورت ہے۔ اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر عمر کا کوئی ذمہ دار نہیں ہے۔ یونہی چلی جاتی ہے۔"

اللہ تعالیٰ آپ کو اس وقف کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ٹرک یا کاروں

کے ہر قسم کے پُرزہ جات آپ کو ہماری دکان سے مل سکتے ہیں۔ اگر آپ کو اپنے شہر یا کسی قریبی شہر سے کوئی پُرزہ نہ مل سکے تو ہم سے طلب کریں۔

پتہ نوٹ فرمالیں

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

فون نمبرز 23—1652 / 23—5222 تار کا پتہ "AUTOCENTRE"

سپیشل گم بوٹ

جن کے آپ عرصہ سے متلاشی ہیں

مختلف اقسام، دفاع۔ پولیس۔ ریلوے۔ فائر سروسز۔ ہیوی انجینئرنگ۔ کیمیکل انڈسٹریز مائنز۔ ڈیریز۔ ویلڈنگ شاپس اور عام ضرورت کے لئے دستیاب ہو سکتی ہیں۔!

گلوب ربڑ انڈسٹریز

★ - آفس و فیکٹری: ۱۰۔ رگھو رام سرکار لین کلکتہ ۱۵ فون نمبر ۲۴-۳۲۷۲

★ - شو روم: ۱۳۱/۱ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۱ فون نمبر ۳۴-۰۴۰۱

★ - تار کا پتہ: گلوب ایکسپورٹ "GLOBE EXPORT"

منظوری انتخاب

عہدیداران جماعت احمدیہ امروہہ

صدر جماعت احمدیہ و سیکرٹری مال:- مکرم ریاض احمد صاحب۔

سیکرٹری امور عامہ و قائد مجلس خدام الاحمدیہ:- مکرم مبارک احمد صاحب۔

ناظر اعلیٰ قادیان